ماہنامہ اقلیتی میگزین ABC CERTIFIED باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

A Voice Of Minorities

قصور پاکستان

عوامی محبت

میگزین ایڈیٹر: ایس ایم صابر

چیف ایڈیٹر: اقبال دانیال کھوکھر

جلد نمبر 13 شمارہ نمبر 4 ماہ اپریل 2016ء

اقلیتی انٹرنیشنل ایڈیشن

عوامی محبت گروپ آف پبلیکیشنز

Jesus Christ is Risen Alleluia!

Jesus Christ is risen today, Alleluia!
Our triumphant holy day, Alleluia!
Who did once, upon the cross, Alleluia!
Suffer to redeem our loss, Alleluia!

Hymns of praise then let us sing, Alleluia!
Unto Christ, our heavenly King, Alleluia!
Who endured the cross and grave, Alleluia!
Sinners to redeem and save, Alleluia!

But the pains which He endured, Alleluia!
Our salvation hath procured, Alleluia!
Now above the sky He's king, Alleluia!
Where the angels ever sing, Alleluia!

Sing we to our God above, Alleluia!
Praise eternal as His love, Alleluia!
Praise Him, all you heavenly host, Alleluia!
Father, Son, and Holy Ghost, Alleluia!

Wishing To All Readers

HAPPY EASTER

Happy Easter!





اب آپ کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں

کھوکھر ڈینٹل کلینک



کھوکھر ڈینٹل لیبارٹری



دانت اچھے تو صحت اچھی

آپ کے اپنے علاقے میں دانتوں کے ماہر معالج سے اپنا علاج کروائیں

ٹیڑھے دانت، دانتوں کا درد، دانتوں میں سے خون آنا، مسوڑوں کے امراض

وہر قسم کے دانتوں کے مسائل کے لئے رجوع فرمائیں

پورسلین، نکل کراؤن، سی سی پلیٹ، سافٹ ڈینچر،
ٹیڑھے دانت جدید طریقے سے سیدھے کئے جاتے ہیں

پاکستان سے تمام ڈینٹل معالجین کی خدمت کے لئے ہر قسم کے دانت کمپیوٹرائزڈ طریقے سے تیار کئے جاتے ہیں

ڈاکٹر نذیر کھوکھر

0307 4367083
0312 4868528

ڈاکٹر عامر کھوکھر

0300 4830461
0312 4047107

کھوکھر مارکیٹ نزد مین گیٹ یوحنا آباد فیروز پور روڈ لاہور

عوامی محبت گروپ آف پبلیکیشنز کے زیر اہتمام اپنی مدد آپ کے تحت روزنامہ ABC سرٹیفائیڈ اخبار ہفت روزہ خصوصی ایڈیشن کے ساتھ ساتھ ہر ماہ اقلیتی انٹرنیشنل ایڈیشن باقاعدگی سے شائع کئے جاتے ہیں۔ تعمیری اور مثبت صحافت ہمارا نصب العین ہے۔
روزنامہ اخبار اور میگزین سمیت دیگر صحافتی سرگرمیاں دیکھنے کے لئے www.dailyawamimohabbat.com

ماہنامہ اقلیتی میگزین ABC CERTIFIED باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

A Voice Of Minorities

فصوّر پاکستان

عوامی محبت

جلد نمبر 13 شمارہ نمبر 04 ماہ اپریل 2016ء

Easter Means Eternal Life

A perfect God demands a perfect justice;
He cannot let us get away with sin.
We used God's gift of our free will to trespass,
So heaven's gates were closed; we couldn't get in.

Our sin required our blood, a sacrifice,
To atone for all the wrongs that we had done.
"But I love them!" cried our Father, filled with sorrow;
"I'll send my only Son to be the one."

Good Friday marks the slaying of our Jesus,
The unblemished lamb, the perfect sacrifice.
He took our guilt and blame upon Himself,
So we could be with Him in paradise.

On Easter morning, he came back from death;
He vanished from the tomb, the empty grave.
His resurrection means eternal life
For us, the ones he came to earth to save.

This summarizes all the Easter story
And because of it, we'll be with Him in glory.

By Joanna Fuchs

ادبی دنیا، خواتین نیوز، سائنسی معلومات، چائلڈ کارنر، مذہبی وسماجی باتیں
اور ایسا بہت کچھ، جو یقیناً آپ کی معلومات کی ترقی کا باعث بنے گا

HAPPY EASTER

چیف ایڈیٹر: اقبال دانیال کھوکھر
میگزین ایڈیٹر: سرور مسیح صابر
گروپ ایڈیٹر: ع۔م ہدر سرحدی
نیوز ایڈیٹر: اشرف الفونس آسی
ڈپٹی ایڈیٹر: ڈاکٹر اظہر یونس
ایڈیٹر مذہبی امور: پادری منیر پھول
ایڈیٹر انٹرنیشنل افیئرز: خالد گل
خواتین ڈیسک: ڈاکٹر نائلہ نذیر
ایڈیٹر قومی ہم آہنگی: عابد گل
مارکیٹنگ انچارج: سہیل ہابل
ادبی ڈیسک: یونس آثر، ارشد رضا ناز
آرٹ سیکشن: قدیر ملک
سرکولیشن منیجر: حمید خان
چائلڈ کارنر: عامر سرویا، خرم شہزاد
انچارج نمائندگان: رشید سرافین

ریذیڈنٹ ایڈیٹر تھائی لینڈ: عاطف گل
ریذیڈنٹ ایڈیٹر کویت: ساحر راجپوت
ریذیڈنٹ یو اے ای: پاسٹر اجمل خان
ریذیڈنٹ ایڈیٹر بھارت: مبشر سومر برین
ریذیڈنٹ ایڈیٹر سری لنکا: منیر کرم الٰہی
ریذیڈنٹ ایڈیٹر پنجاب: ارشاد فرحت کھوکھر
ریذیڈنٹ ایڈیٹر آزاد کشمیر: پاسٹر ناصر
ریذیڈنٹ ایڈیٹر بلوچستان: پاسٹر جمشید
ریذیڈنٹ ایڈیٹر جنوبی پنجاب:
ریذیڈنٹ ایڈیٹر خیبر پختونخوا: مبشر داؤد خان

قانونی مشیران: ناصر انجم، طاہر بشیر، طارق ضیاء، اختر سندھو، اکرم مائیکل، جواد فرحت ایڈووکیٹس

مجلس مشاورت
ایم اے جوزف فرانسیس، ، مریم سرفراز، مشعل چوہدری، سردار کلیان سنگھ
نصیر ملک، ریورنڈ فادر گیسپر جیمس، بشپ نعیم سیموئیل، مارٹن جاوید مائیکل، اعجاز سمن
یوسف گل، پاسٹر اصغر جان، بوٹا امتیاز، حمید خان، رتن لعل، میاں محمود نواز، صفدر خان

نمائندگان
اصغر چن (کوٹرادھا کشن) ساجد ہارون (کراچی) شہباز ہیرا (لاہور) اسلم یعقوب (اوکاڑہ) پاسٹر گلزار (حیدر آباد)
سیموئیل کھوکھر (بہاولپور) طارق مسیح (رحیم یار خان) ظفر اقبال (راولپنڈی) جاوید مسیح (جلال پور جٹاں) پاسٹر جاوید
(ننکانہ صاحب) افضل جعفر (سرگودھا) عامر پیا (کوٹ ادو) رحمت (چوکی) لیاقت بھٹی (کاہنہ نو) سراج ایوب
(سیالکوٹ) نادر گل (شیخوپورہ) سیموئیل اشفاق (فیصل آباد) الیاس مسیح مٹو (وہاڑی عافوالہ) تصور (اسلام آباد)

رابطہ

کوٹ علی گڑھ قصور پوسٹ بکس نمبر 08 جی پی او قصور، ایف بلاک کرائسٹ چرچ روڈ یوحنا آباد لاہور
103 این بی پنڈورا، ناظم آباد پنڈورا راولپنڈی/اسلام آباد
+92 0322 8077033,0304 2198241,0300 4403504,0321 6462430,0301 6812136
awami_mohabbat@yahoo.com awami mohabbat/facebook
www.dailyawamimohabbt.com

عوامی محبت گروپ آف پبلیکیشنز
HELPWAY 2004
ہیلپ وے NGO

قیمت فی شمارہ 100 سالانہ ممبر شپ 1000 روپے علاوہ ڈاک خرچ
ادارے کا مراسلہ نگاروں کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

پبلشر، چیف ایڈیٹر اقبال دانیال کھوکھر نے چتر اپریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر کوٹرادھا کشن ضلع قصور سے جاری کیا



دل کی بات آپ کے ساتھ

اداریہ

سانحہ یوحنا آباد کو ایک سال مکمل اور ایسٹر 2016ء

موجودہ تشویشناک صورتحال کے بارے میں سوچیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے، یوحنا آباد لاہور میں کرائسٹ چرچ اور کیتھولک چرچ میں ہونے والی حالیہ دہشت گردی کو ایک سال بیت گیا۔ایک سال پہلے جب درجنوں گھر اجڑ گئے، سینکڑوں لوگ اپاہج یا معذور ہو گئے، ان معصومین کو کیا خبر تھی کہ ایسٹر 2016ء کو وہ اپنے پیاروں کے بغیر منانا کیا؟ گزاریں گے۔ان کی خوشیاں تو ساری عمر کی محرومیاں بن کر ہمیشہ ان کے ساتھ رہیں گی۔ہم یہاں یہ نہیں کہتے کہ شہدا کے ورثاء ان کی دیکھ بھال نہیں کریں گے بلکہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ انسان کو اس فانی دنیا میں زندگی کی سانسیں گزارنے کے لئے جس قدر ذاتی، خاندانی، مذہبی، معاشرتی اور ریاستی معاملات میں اپنے والدین کی ضرورت ہوتی ہے شاید ہی کسی اور رشتے کی ہو۔اس لئے ہماری دعا ہے کہ پاکستانی ہر قسم کی محرومی، مایوسی، پریشانی، دکھ، تکلیف، جبر، غلامی اور برے رویے سے سدا محفوظ رہیں، آزادی کے ساتھ مکمل وفاداری کے طور پر خداوند کے پیروکار رہیں اور تاحیات قدم قدم پر خوشیاں ان کا استقبال کریں۔ہم ساری دنیا سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان شہداء وزخمیوں کو اپنی روزمرہ خصوصاً ایسٹر عبادات کی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اب تک کی تجزیاتی صورتحال کے تناظر میں ہم ہر شہری سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ کسی دباؤ، لالچ یا عارضی خیالات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آپس میں صلح، سلامتی، محبت اور برداشت کے خاندانی جذبے کے ساتھ ذاتی اختلافات کو ختم کریں اور دوسروں کے آلہ کار بننے کی بجائے اپنے آپسی رشتوں کو خلوص کے ساتھ قبول کریں اور وہ گفت وکردار کریں جس کی اس وقت ہم سب کو ضرورت ہے۔

ایسٹر 2016ء کا پیغام ہے کہ یسوع المسیح کی مصلوبیت کا بنیادی مقصد ہر قسم کی نفرت، عدم برداشت سوچ، غلامی اور ظلم وجبر کو ختم کر کے امن، صلح، سلامتی، خوشی، محبت اور آزادی دینا ہے۔اور اگر ہمیں روحانی نعمتوں کو پانا ہے تو یسوع المسیح کے دوبارہ جی اٹھنے کو دل سے قبول کرنا ضروری ہے۔میری فیملی، خاندان، عوامی محبت ٹیم، ہیلپ وے اراکین اور دوست احباب کی جانب سے پوری دنیا کو ''یوم قیامت المسیح'' کی خوشیاں مبارک ہوں۔

چند پیسوں کے لالچ میں اپنے بچوں کا مستقبل تاریک نہ کریں

پاکستان میں 68 سالوں سے آباد اقلیتی خاندان کی بہتری، ترقی وخوشحالی میں تعلیم اور دیگر بنیادی سہولیات کی عدم فراہمی سب سے بڑی رکاوٹ ہے، تعلیم چونکہ کسی بھی معاشرے وقوم کی ترقی میں بنیادی اہمیت کی حامل ہے اور اقلیتی خاندان اپنے معاشی حالات کی بجائے اپنے بچوں کو پڑھانے کی بجائے اپنے ساتھ کام کروانے اور چند پیسوں کے لئے کئی دوسروں کے محتاج بنا دیتے ہیں۔عوامی محبت کی تجزیاتی رپورٹ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ دولت کی غیر مساویانہ تقسیم کے ساتھ ساتھ غربت، بے روزگاری، نامساعد حالات اور حکومتی سطح پر مناسب سرپرستی میسر نہ ہونے کے باعث لاکھوں اقلیتی خاندان اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے سے قاصر ہیں، خاندان کے بڑوں کی سستی وکاہلی بھی نئی نسل کیلئے تعلیم کے مواقع کم ہونے کی ایک وجہ ہے۔اگرچہ زیادہ تر سیاسی وسماجی ادارے اپنے مفاد کے لئے فوٹوسیشن سے آگے نہیں جاتے مگر اس صورتحال کے باوجود متعدد ہمدرد اور انسان دوست سماجی ومذہبی شخصیات اور اداروں کی انفرادی واجتماعی کوششیں قابل تحسین ہیں۔رپورٹ میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اقلیتی قوم کے ہر سطح پر عوامی نمائندگان بھی ماضی میں اپنی وہ ذمہ داریاں ادا نہیں کر سکے جو قوم وملک کی ان سے توقعات تھیں اور آئینی وریاستی فرائض نمائندگی میں شامل ہے۔موجودہ نظام انتخاب بھی غیر فطری اور غیر جمہوری ہے جس نے نفرت اور سازشوں کو ہوا دے رکھی ہے۔ایک ہی جماعت کے اندر ایک دوسرے کے خلاف پلاننگ کی جاتی ہے جس سے قوم کے مسائل حل ہونے کی بجائے مزید پستی میں چلے جاتے ہیں اور منتخب

افراد صرف اپنے اقتدار کو پکا کرنے کے چکر میں اپنی قوم سے دور ہو جاتے ہیں۔حکومت نے چائلڈ لیبر کے حوالے سے اہم اقدامات اٹھائے ہیں۔اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اقلیتی محنت کش خاندان بھی اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے کی طرف ضروری قدم بڑھائیں۔چند پیسوں کے لالچ میں اپنے بچوں کا مستقبل تاریک نہ ہونے دیں۔اپنے بچوں کا مستقبل آپ نے خود بنانا ہے آپ کے نام کی تختیاں لگانے والے اقلیتی ممبران اسمبلی سے توقع کم رکھیں۔

عوامی محبت گروپ آف پبلیکیشنز کا خواب

ہم تعمیری و مثبت صحافت کے علمبردار ہیں کیونکہ ہمارا مشن ہے کہ ہر اچھے اور مثبت اقدام کو سراہا جائے۔خواہ وہ کسی بھی فرقے۔گروپ یا شخص کی طرف سے کیا جائے۔☆بے پناہ مالی مشکلات اور کٹھن حالات کے باوجود ''روزنامہ عوامی محبت'' کی مسلسل اشاعت اور اب ONLINE آغاز ایک دلیرانہ اور خوش آئند قدم ہے جو ہم نے یہ سوچ کر اٹھایا کہ پہلے قدم سے ہی ہزار کوس کا سفر طے ہوتا ہے۔اس اشاعت پر کراچی سے پشاور تک اور دنیا بھر سے ہمیں جن دوستوں نے مبارکباد بھیجی ہے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔☆روزنامہ ''عوامی محبت'' عوامی محبت گروپ آف پبلیکیشنز آپ سب کو اپنے خوابوں میں شامل کرنا چاہتا ہے وہ خواب جو گزشتہ نصف صدی سے ہماری آنکھوں میں سلگ رہے ہیں۔یہ بیدار ہونے کے خواب ہیں۔قومیں بیدار ہونے کے بعد ہی اپنے خوابوں کو مجسم کیا کرتی ہیں۔

گرجیف نے کہا تھا ''زندگی نیند کے خلاف لڑنے کا نام ہے''

ہمیں اپنے جاگتے ہوئے خوابوں کی راہنمائی میں غفلت اور نیند کے خلاف لڑنا ہوگا۔☆آپ بھی ''عوامی محبت'' گروپ کا حصہ بن کر اس پہلے قدم میں ہمارے ساتھ قدم بڑھا سکتے ہیں۔تاکہ ہزار کوس کا سفر آسان ہو سکے۔☆ہم چاہتے ہیں کہ اپنے بنیادی انسانی حقوق کے لئے آواز بلند کر سکیں۔☆ہم تعلیم کو عام اور صحت کو آسان بنانے کے ساتھ ساتھ امیروں اور مزدوروں کے بچوں کے لئے یکساں فراہمی بھی چاہتے ہیں جس کے لئے HELPWAY کے ذریعے سرگرم عمل بھی ہیں۔☆ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان میں سیاسی،ثقافتی،سماجی اور مذہبی آزادی پر سب کا حق ہو۔ہم چاہتے ہیں کہ ملک میں جبر،ظلم اور ناانصافی کی جگہ امن،محبت ،انصاف اور بھائی چارے کی فضاء قائم ہو۔☆ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے آئین اور قانون میں تمام پاکستانیوں خصوصاً محروم طبقات کے لئے بلا امتیاز رنگ و نسل اور عقیدے کے برابر کے حقوق کا چارٹر شامل کیا جائے۔جس کی بنیاد قائداعظمؒ کی 11 اگست 1947ء کے خطاب پر رکھی جائے۔خصوصاً اقلیتوں کو ان کے بنیادی حقوق بہم فراہم کئے جائیں جو کہ ریاستی حکمرانوں کی آئینی ذمہ داری ہے۔☆ہم چاہتے ہیں کہ پسماندہ علاقوں کے فنکاروں،ادیبوں،شاعروں،صحافیوں اور کھلاڑیوں کو ان کے شعبوں میں قومی سطح پر نمائندگی کا حق دیا جائے۔☆ہم چاہتے ہیں کہ ملک میں ڈائیلاگ کا ماحول پیدا ہو،ہر طبقہ فکر کو آزادی اظہار کا حق ہو،گھٹن کی فضاء ختم ہو،مقفل کھڑکیاں،دروازے کھولے جائیں،گھروں میں تازہ ہوا کے جھونکے آسکیں۔ڈائیلاگ سے معاشرے میں کشادہ اور برداشت کا کلچر پیدا ہو سکے۔

ہم چاہتے ہیں کہ اس سفر میں آپ ہمارے ساتھی بنیں۔''عوامی محبت'' ہر قدم پر آپ کے ساتھ ہے۔☆

خداوند آپ کا حامی و ناصر ہو
آپ کا دوست اور بھائی
اقبال دانیال کھوکھر

عوامی محبت گروپ آف پبلیکیشنز کی طرف سے
ساری دنیا کو جی اٹھے مسیح کی عید مبارک ہو (ادارہ)

مسیحی روزہ

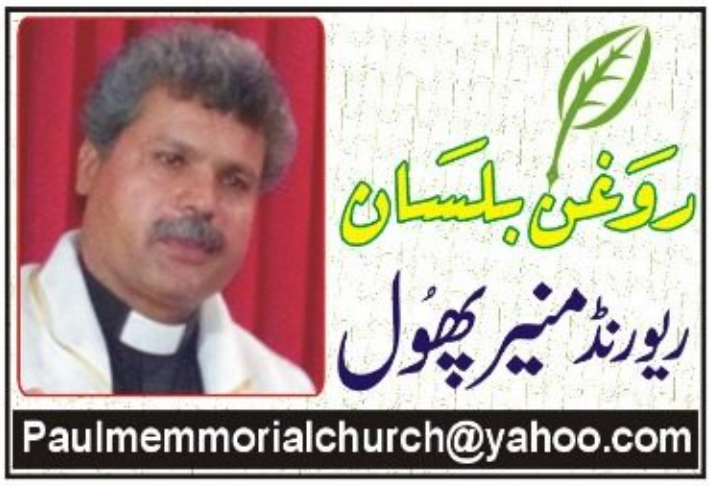
روزہ کا مطلب ہے جسمانی بھوک کو مٹانے سے گریز کرنا۔اپنی جان کو دکھ دینا۔نفس کشی کرنا ہے۔مسیحی الٰہیات کے مطابق روزہ نجات کے حصول کے سلسلہ میں رکھنے کا ثواب نہیں کیونکہ ہماری نجات کی بنیاد مسیح یسوع کی لاثانی قربانی ہے۔

کلام مقدس کے مطابق روزہ کا بنیادی مقصد خودانکاری اور خود ضبطی ہے۔روزہ رکھنا اور اپنے آپ کو خداوند کے سامنے عاجز کرنا ایک ہی بات ہے۔خداوند یسوع المسیح کے زمانہ میں لوگ دیدہ دانستہ روزہ داری کی وضع بتاتے ،قصداً اپنی صورت اداس بناتے وہ اپنے منہ کو سفید کرنے کی کوشش کرتے تا کہ وہ زیادہ سے زیادہ کمزور اور زرد معلوم ہوں وہ ظاہری طور پر ایسی علامتیں بناتے کہ ہر شخص کو معلوم ہو کہ وہ روزہ دار ہیں۔مثلاً بال بکھیر کر بازار میں آجانا،سر پر راکھ ڈالنا،کپڑوں پر دانستاً مٹی ملنا۔وہ اس طرح کے روزہ کے بدلے لوگوں سے عزت چاہتے مگر خداوند یسوع المسیح نے اس قسم کی مذہبی ریاکاری کی مذمت کی ہے اور فرمایا کہ ”وہ اپنا اجر پا چکے“ خداوند یسوع المسیح کے نزدیک وہ حقیقی روزہ دار ہیں ان کا مقصد اپنے آپ کو دکھ دینا یا حلیم کرنا نہیں بلکہ روحانی تکبر اور دکھاوا کرنا ہوتا۔

سچے ایمانداروں کو روزہ پوشیدگی میں رکھنا ہے دکھاوا اور ظاہرداری نہیں کرنا یہ خدا اور روزہ دار کے درمیان پوشیدہ تعلق ہے۔چونکہ خدا پوشیدگی میں ہے اور پوشیدگی میں دیکھتا ہے اور بدلہ دیتا ہے۔مسیح خداوند نے فرمایا! بلکہ جب تو روزہ رکھے تو اپنے سر میں تیل ڈال اور منہ دھوتا کہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے۔اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا“

سر میں تیل خوشی کے موقع پر ڈالا جاتا تھا مسیح خداوند یہاں سکھاتے ہیں کہ روزہ عبادت ہے اور عبادت کو خوشی کے ساتھ کیا جائے۔جیسا کہ زبور میں لکھا ہے ”خوشی سے خداوند کی عبادت کرو۔“ (زبور 2/100)

خداوند یسوع المسیح کی تعلیم سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں روزہ خفیہ رکھنا چاہیے حتیٰ کہ چہرے کے تاثرات سے بھی پتہ نہ چلے۔یوں ہم اپنے آپ کو دنیا سے علیحدہ کرتے اور اپنے آپ کو خدا کے تابع کرنے کی جستجو میں رہتے ہیں اور یہ بھی کہ اس طرح ایک مسیحی خدا کی پاک مرضی کی تلاش زیادہ منطقی انداز سے کرتا ہے۔روزہ

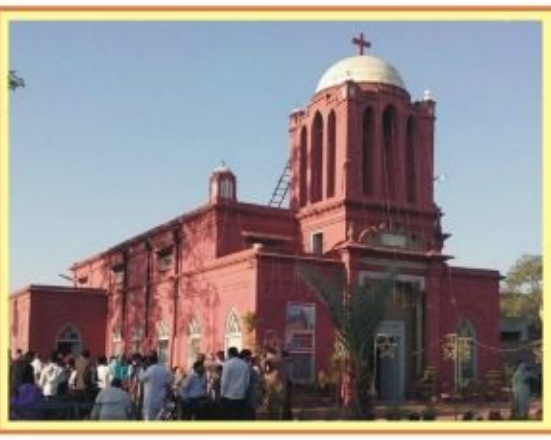


رکھنے سے ہماری نیت کی صفائی خدا پر ظاہر ہوتی ہے کہ ہم صدق دل سے خدا کی رہنمائی اپنی زندگی میں چاہتے ہیں۔یہی وہ مقام ہے جہاں غور وخوض اور دھیان وگیان سے اور نظم وضبط سے اپنے آپ کو خدا کے تابع کرنے کا فضل ملتا ہے۔

ہمارے ہاں بعض کلیسیائی حلقوں میں لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے روزہ رکھنے اور اپنی جان کو دکھ دینے کے سبب ہم خدا کو احسان مند کر کے اپنی مرضی کا تابع بنا سکتے ہیں یا اپنی مرضی پوری کرا سکتے ہیں۔یا پھر یہ کہ خدا مجبور ہے کہ ہمارے روزے کے وسیلے ہماری ضروریات زندگی پوری کرے۔یہ تصور بائبلی تعلیمات کے منافی ہے۔ہمیں دعا اور روزہ کے وسیلے خدا کو اپنی مرضی کا تابع نہیں کرنا بلکہ خود خدا پاک مرضی کا تابع ہونا ہے۔

مختلف تناظیم اور محنت کش لوگ اپنے مطالبات منوانے کے لئے بھوک ہڑتال کا اعلان کرتے اور یوں وہ اپنے مطالبات منوانے کی غرض سے لانگ مارچ یا دھرنے کا سہارا لیتے ہیں۔روزہ کوئی بھوک ہڑتال نہیں ہے روزہ اپنے آپ کو خدا کے حضور عاجز کرنے کا نام ہے روزہ ہم پر سپردگی کے بھید کھولتا ہے جیسا کہ خداوند چاہتا ہے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کریں۔

ایک اور خوبصورت بیان ہمیں یسعیاہ کی کتاب کے 58 باب کی 6 تا 9 آیات میں ملتا ہے کہ درست روزہ انسان کی روزمرہ پاکیزہ عملی زندگی میں ظاہر ہوتا ہے۔”کیا وہ روزہ جو میں چاہتا ہوں یہ نہیں کہ ظلم کی زنجیریں توڑیں اور جوئے کے بندھن کھولیں اور مظلوموں کو آزاد کریں بلکہ ہر ایک جوئے کو توڑ ڈالیں کیا یہ نہیں کہ تو اپنی روٹی بھوکوں کو کھلائے اور مسکینوں کو جو آوارہ ہیں اپنے گھر میں لاتے اور جب کسی کو ننگا دیکھے تو اسے پہنائے اور تو اپنے ہم جنس سے روپوشی نہ کرے“ آیئے! ہم اپنا کھانا بچا کر بھوکوں کو کھلائیں اور اسی طرح کا روزہ رکھ کر خداوند کو جلال دیں۔☆



پال میموریل چرچ قصور

کی کلیسیاء،ایلڈرز،کی طرف سے دنیا بھر کے مسیحی مومنین کو

عیدقیامت المسیح مبارک ہو





افسانہ

خدا کی مرضی.....!



ایک کمسن کی کہانی...وہ سوال بہت کرتا تھا

کیا آپ کے پاس اِس کے سوال کا جواب ہے

اندھیری کوٹھڑی میں ٹمٹماتے دِئے کی لَو جبر کی گھور تاریکی سے دست وگریباں تھی، جہاں روشنی کے اِس جدید دور میں بھی صدیوں پر پھیلا ہوا گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا..دیہاتوں میں ایسے لوگ سرِ شام ہی اپنے بستروں میں دبک جاتے ہیں ،مگر بستر کہاں چیتھڑوں سے بنائیگُدڑیاں ہوتی ہیں کہ زمیں پر رہنے والے ایسے لوگوں کے پاس کوئی سامانِ تفریح نہیں ہوتا اور وہ ایسی دنیا سے دور بہت دور رہتے ہیں۔

گاموں نے حقہ کا کش لگایا اور پھر دیر تک کھانستا رہا اِس دوران فضلو، گاموں کا چھوٹا بیٹا، کو کیا سوجھی کہ زور سے بولا: بابا' بابا' ارے کچھ بولے گا بھی یا یونہی 'بابا، بابا ،کرتا جائے گا :بابا، آج گاؤں کا نمبر دار مر گیا اب نمبردار کون بنے گا، فضلو نے سوال کیا ؟

بوڑھے گاموں نے حقے کا ایک لمبا کش لگایا اور لمبی سانس لی اور کہا ، چوہدری کا بیٹا ہی نمبردا بنے گا : فضلو، نے پھر جھٹ سے دوسرا سوال کیا ؟'بابا، جب وہ مرے گا تب کون نمبردار بنے گا ؟تب گامو نے زرا جھلا کر کہا: اوئے یہ تو کیا پوچھ رہا ہے، پھر بھی اُس کا بیٹا ہی نمبردار بنے گا؛

فضلو ؛نے پھر سوال کیا'؛ بابا اِسکے بعد ...گاموں نے اُس کی بات کاٹتے ہوئے غصے سے کہا: اوئے فضلو سُن بھلے سارا گاؤں مرجائے پر تو نمبردار نہیں بن سکتا..؛مگر بابا ،ایسا کیوں ہے ؟میں نمبردار کیوں نہیں بن سکتا ؟فضلو، نے گاموں سے چبھتا ہوا سوال کیا'؟ یہ ایسا سوال تھا کے بوڑے گاموں کے پاس اِس سوال کا فوری اور تسلی بخش جواب نہیں تھا، کہ زندگی میں پہلی بار اِس سے ایسا سوال کیا گیا تھا۔ یہ سوال سُن کر وہ گہری سوچوں کے سمندر میں ڈوبتا چلا گیا...کوٹھڑی میں گہرا سناٹا چھا گیا ،اِس دوران گاموں کے حقے کی گڑ گڑاہٹ بھی خاموش تھی اور یہ ایسا گھر نہیں تھا کہ سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں پڑے سو رہے ہیں ۔ بلکہ اِس جھونپڑی نا کوٹھڑی میں سب لوگ اور اُن کی گدھی بھی ایک جگہ ایک ہی جگہ پڑے تھے ...گہری خاموشی کو توڑتے ہوئے گاموں کی آواز گونجی ،او؛فضلو کی ماں اپنے بیٹے کو جواب دے کہ یہ نمبردار کیوں نہیں بن سکتا اور کل اِسے حکیم صاحب کے پاس بھی لے جائیو، کہ یہ کیسے سوال کررہا ہے.....!

فضلو کی ماں نے کہا؛ بھلا یہ کون سا ایسا سوال ہے کہ تو اِس کا جواب نہ دے سکے، بچہ ہے نا؛ بتا دے کہ یہ کیونہیں بن سکتا! گاموں نے اُس کی بات کاٹتے ہوئے کہا، اچھا تو سُن فضلو، کہ تو نمبردار کیوں ؟نہیں بن سکتا ؛ہم اِن چوہدریوں کے کامے ہیں اور کوئی کمی کبھی نمبردار نہیں بن سکتا، سمجھ گیا نا اب چپ ہو جا..!!'نہیں بابا، فضلو نے کہا ؛وہ چوہدری کیوں ہیں؟اور ہم کامے کمی کیوں؟ اب پھر فضلو کے اِس چبھتے ہوئے سوال سے گاموں پھر گہری سوچ میں ڈوب گیا اور کوٹھڑی میں موت کا سناٹا چھا گیا...فضلو نے کہا'بابا چپ کیوں ہے؟ بتا، نا ہم کمی کیوں ہیں؟ گاموں نے ایک بار پھر گہری سانس لی حقہ کا ایک لمبا کش لگایا اور بولا ؛' سُن بیٹا فضلو!''ہمارے پاس رہنے کے لئے زمین کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی نہیں ،اور یہ کوٹھڑی بھی اُنہی کی دی ہوئی ہے ،جبکہ اِن کے پاس ہزاروں ایکڑ زمین ہے اور ہم جیسے ہزاروں کامے ہیں اور اِس طرح وہ زمیندار ٹھہرے اور ہم اِن کے کمی، اب کمی کام ہے بس کام کرنا اور اپنے مالک کی خوشنودی حاصل کرنا، اگر وہ کہے صبح ہے تو ہمیں بھی آمین کہنا ہے اگر کہے رات ہے تو تب بھی ہم آمین کہنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں ۔دن کو دن اور رات کو رات بھی ہم نہیں کہہ سکتے ..''''یہ تو ٹھیک ہے بابا''فضلو نے کہا، مگر بابا تو نے اپنی زمین کیوں نہ بنائی کہ آج ہم بھی اپنی زمین کے مالک زمیندار ہوتے ...گاموں کا حقہ خاموش ہو چکا تھا، دِیّا بھی سو چکا تھا کوٹھڑی میں گھور تاریکی تھی' بیٹا! گاموں نے گہری سانس لی اور بولا ... یہی خدا کی مرضی ہے اور اِس کے آگے کسی کی کیا مجال ....حالانکہ گاموں یہ جانتا تھا کہ یہ ہرگز خدا کی مرضی نہیں ...کہ جب خدا نے آدم کو خلق کیا تو اُسے حکم دیا کہ تو اِس درخت کے قریب مت جائیو، اور یہی خدا کی مرضی تھی کہ آدم خدا کی مرضی پوری کرے اور نیک و بد کی پہچان کے درخت میں سے کچھ نہ کھائے....مگر آدم اپنے ساتھی کے زریعہ ابلیس کے بہکاوے میں آیا اور یوں خدا کی مرضی کو رد کیا اور ابلیس کی مرضی پوری کی اور اِس طرح روئے زمین پر ہر جگہ اب ابلیس کی مرضی پوری ہوتی ہے جبکہ خدا کی مرضی محبت اور ابلیس کی مرضی نفرت ہے اور اِس طرح تب سے لے کر اب تک بلکہ ہمیشہ روئے زمین پر ابلیس کی مرضی کو زیادہ دخل رہا ہے اور ہمیشہ ہی رہے گا.... ابلیس ہر گز نہیں چاہتا کہ انسانوں میں خدا کی مرضی پوری ہو.....!''خدا کی مرضی،!فضلو نے ایک لمبا سانس لے کر کہا۔'ہاں بیٹا؛!یہی خدا کی مرضی ہے گاموں نے کہا کہ ہم کمی اور وہ زمیندار ہیں،،تھوڑی دیر خاموشی رہی ۔فضلو سوچتا رہا مگر کچھ سمجھ نہ پایا، اِس نے پھر کہا! بابا؛ خدا کی مرضی ایسی کیوں؟ کیا یہی خدا کی مرضی ہے کہ ہم کمی اور وہ زمیندار رہیں''؛ہاں بیٹا یہی خدا کی مرضی ہے ؛گاموں نے کہا؛ گاموں کے اِس جواب میں حسرت و یاس اور بے بسی تھی ۔: پھر چمک کر فضلو بولا'' ٹھہر بابا 'جب خدا یہ زمین اُنہیں دے رہا تھا، تو تُو کہاں تھا؛ اگر خدا اُن کا ہے تو کیا وہ خدا تیرا نہیں

تو نے اپنے لئے اُس سے زمین کا مطالبہ کیوں نہ کیا کہ وہ تجھے بھی زمین دیتا اور آج ہم بھی زمیندار ہوتے ...؛اور گاموں لاجواب ہوکر سوچوں کے سمندر میں ڈوب گیا ،کہ یہ فضلو آج کیسے سوال کر رہا ہے ؛اب گاموں سرگوشی میں بولنے لگا مبادہ دیواریں بھی سُن نہ

لیں، وہ دیواروں سے بھی خوف دہ تھا کہ کہیں یہ بھی نہ سُن لیں..... یہ زمین خدا کی تھی اور وہی اِس کا مالک بھی تھا اور یوں صدیوں تک زمین پر خدا کی مرضی کا چلن رہا اور سب لوگ ہی اِس کا حاصل کھاتے اور کوئی بھی اِس کا مالک نہ تھا ؛ کیوں کہ ابھی تک نفرت نے جنم نہیں لیا تھا...

پھر ایسا ہوا چند طاقتور اور عیار لوگوں نے مل کر زمین کی حد

اب اِس سے آگے ہمیں کچھ سوچنے اور کہنے کی اجازت نہیں اور اگر کسی کو پتہ چل گیا کہ تو ایسا سوچتا ہے تو یہ تیرے لئے بہت برا ہوگا ...اب آئندہ کبھی ایسا مت سوچیو، سمجھے !بس ہمارے لئے یہی کافی ہے کہ ہم صبر و شکر بجالاتے ہوئے اُن کہ کہنے کے مطابق ''خدا کی مرضی'' بجالاتے ہوئے اپنے آقا کی خدمت کریں اور جو کچھ بھی وہ کہے؛ اُسے بھی خدا کی

معاشرے نے ابلیس کی مرضی کو خدا کی مرضی کا لبادہ پہنا رکھا ہے، اِس لئے کہ یہ اب ''خدا کی مرضی'' اِن کے حق میں ہے اور ہمارے خلاف ،اور یہ اب کبھی نہیں بدل سکتی ...اور خاموشی چھا گئی اور یہ آخری بات فضلو کی سمجھ میں آ گئی کہ خدا کی مرضی اب بدل نہیں سکتی.....! گاموں کا حقہ بھی خاموش ہو چکا تھا، مگر فضلو کی ماں کے خراٹوں کی مدھم آواز کوٹھڑی میں

☆ پاکستان میں ایک فضلو، گاموں کی کہانی نہیں بلکہ ملک میں لاکھوں بلکہ کروڑوں گاموں اور فضلو ہیں جن کے پاس زمین تو بڑی بات، رہنے کے لئے ایک مرلہ قطعہ نہیں کہ چھت بنا موسم کی شدت سے محفوظ ہو کر نہ صرف سو سکیں بلکہ اُن کا شمار بھی پاکستانی قوم میں ہو...وہ ہمیشہ چیتھڑوں سے بنے چھپر میں رہنے پر مجبور ہیں اور چھپر اُن کے کندھوں پر ہی رہتے ہیں، اُن کے بچے کوڑے دانوں میں سے اپنے لئے رزق تلاش کرتے ہیں کیا یہ بھی خدا کی مرضی ہے؟ ☆

بندی کی جس میں جتنی طاقت تھی اُس نے اُتنی ہی زمین اپنے قبضے میں لی؛ اور یوں ہم جیسے کمزور لوگ اُن کے کمی بن گئے اور تب انسانوں میں تفریق اور نفرت نے جنم لیا جس سے تیری میری کے حوالے سے فساد پیدا ہوا نتیجے میں زمین پر فساد نے جڑ پکڑی اور انسانوں کے درمیاں خوں ریزیاں شروع ہو گئیں، جو آج تک ہی نہیں بلکہ ہمیشہ تک جاری ...تب سے زمین کا حاصل اور زمین اُن کی ملکیت ٹھہری اور آج بھی ہے، اور کل بھی ہوگی؛!اب یہ اُن کی مرضی ہے کہ وہ ہمیں جینے کے لئے کتنا کچھ دیتے۔اور اب وہی اِس زمین کے مالک ہیں خدا نہیں حالانکہ یہ زمین خدا کی اور وہی اِس کا مالک ہے، مگر ناصح نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ یہی اب خدا کی مرضی ہے..!اب ''خدا کی مرحی ومنشاء'' کے خلاف سوچنا اور چلنا گناہ عظیم ہے جو کبھی معاف نہیں ہو سکتا، اور اِس طرح

مرضی اور تقدیر کا حکم سمجھ کر تسلیم کریں اِسی میں ہماری بہتری اور بھلائی ہے :حالانکہ یہ ہر گز خدا کی مرضی نہیں ؛! گر اب یہی خدا کی مرضی ہے ...مگر ؛!فضلو خاموش تھا شائد بوڑھے گاموں کی یہ باتیں سمجھ میں نہ آسکیں کہ خدا کی مرضی ز مینداد کے حق میں ..اور ہمارے خلاف کیوں ..؟ گاموں تھوڑی دیر تک خاموش رہا !پھر بولا' 'اوفضلو، سو گیا...؟ نہیں با با !فضلو نے جواب دیا، میں تیری سب باتیں سُن رہا ہوں مگر...مگر کچھ بھی تو نہیں سمجھ پایا...تھوڑی دیر خاموشی کے بعد کچھ سوچتے ہوئے پھر سوال کیا'' بابا، کیا ہم ہمیشہ کمی ہی رہیں گے ،یا کبھی حالات بدل بھی جائیں گے اور ہم بھی زمین و مکان کے مالک بن جائیں گے؟ بوڑھے گاموں نے اک لمبی آہ بھری اور کہا .!نہیں بیٹا ہمارے حالات کبھی نہیں ؛کبھی نہیں بدل سکتے ؛ کیوں نہیں بدل سکتے کہ اِس انسانی

انسانی زندگی کا پتہ دے رہی تھی ورنہ تو!! پاکستان میں ایک فضلو، گاموں کی کہانی نہیں بلکہ ملک میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں گاموں اور فضلو ہیں جن کے پاس زمین تو بڑی بات ہے رہنے کے لئے ایک مرلہ قطعہ نہیں کے چھت بنا موسم کی شدت سے محفوظ ہو کر نہ صرف سو سکیں بلکہ اُن کا شمار بھی پاکستانی قوم میں ہو...وہ ہمیشہ چیتھڑوں سے بنے چھپر میں رہنے پر مجبور ہیں اور چھپر اُن کے کندھوں پر ہی رہتے ہیں، اُن کے بچے کوڑے دانوں میں سے اپنے لئے رزق تلاش کرتے ہیں کیا یہ بھی خدا کی مرضی ہے یہاں تک تلاش کیا کہ وہ کہاں ہے اُس پوچھوں تیری یہ مرضی کیوں....پنجابی کے شاعر نے خوب کہا ہے۔

اکو تیرا میرا پیوا کو تیری میری ماں۔
فیر توں مالک تے میں کمی کیوں؟



دُعا

تحریر: سسٹر مریم منشاء (رائے ونڈ)

☆☆☆ دعا کی اہمیت سے انکار کرسکتا ہے؟ جس طرح جنگ میں مواصلات ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں اسی طرح روحانی جنگ میں ''دعا'' بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ دعا خدا کے ساتھ براہِ راست رابطے کا نام ہے اگر یہ رابطہ کمزور پڑ جائے تو نا صرف ایماندار کمزور ہو جاتا ہے بلکہ دشمن کے غالب آنے کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے لیکن یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جتنی دعا کی اہمیت زیادہ ہے مسیحی اتنے ہی جانتے ہوئے بھی دعا سے غافل اور لاپرواہ ہیں۔ زیرِ نظر مضمون میں دعا کی اہمیت وافادیت اور ضرورت کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے ☆☆☆

دعا کا مفہوم

دعا کو عبرانی زبان میں تفلہ، یونانی میں proscuchomia انگریزی میں prayer عربی اور اردو کے لئے ''دعا'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

لغت کی رو سے دعا کے معنی خدا سے مانگنا، التجا کرنا، التماس کرنا، استدعا کرنا اور منت کرنا کے ہیں۔ لوگ مختلف مواقع پر ایک دوسرے کو مختلف دعائیں دیتے ہیں۔ مثلاً دعائے خیر، دعائے عافیت، دعائے حرز جاں وغیرہ۔

دعا ایک ایسا موثر اور بابرکت ذریعہ ہے جو خدا تک رسائی کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ دعا ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس کے ذریعے ہم اپنے گناہوں کا اقرار، خدا کی حمد وثناء، خدا سے درخواست، منت اور التجا کرسکتے ہیں۔ کلام مقدس میں دعا کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ دعا کے بغیر ہماری زندگی ادھوری، کھوکھلی، اضطرابی اور گناہ آلودہ نظر آتی ہے۔ کلام مقدس میں دعا کرنے پر بار بار زور دیا گیا ہے تا کہ انسان جو شیطان کے قبضے میں رہتا ہے تو اس شریر کے جال سے اس کی زندگی بچ جائے اور وہ خدا کے ساتھ رفاقت میں مشغول ہو جائے۔

دعا کا آغاز

پیدائش میں لکھا ہے کہ ''اس وقت سے لوگ یہواہ کا نام لے کر دعا کرنے لگے'' کلام مقدس کے اس حوالہ کے مطابق لوگوں نے سب سے پہلے خدا کے لئے جو لفظ استعمال کیا وہ یہواہ کا ہے جس کا مطلب ہے ''حیات دینے والا'' اس طرح لوگ پہلی بار اس بات سے واقف ہوئے کہ کوئی ہستی ہے جس نے انہیں زندگی بخشی اور وہی خدا عبادت، پرستش، قدرت، عزت، تمجید، شکرگزاری، بزرگی کے لائق ہے۔



بائبل مقدس میں مقدس متی 7 باب 7 تا 11 آیت میں لکھا ہے کہ ''مانگو تو تم کو دیا جائے گا ڈھونڈو گے تو پاؤ گے دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اس کے واسطے کھولا جاتا ہے''۔

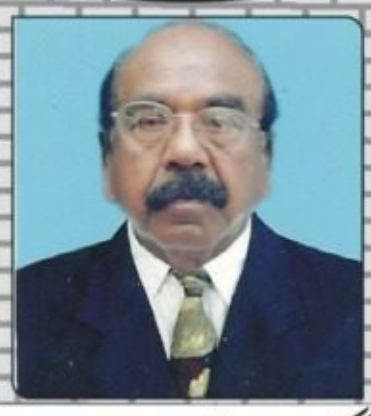
مندرجہ بالا حوالہ ہمیں خدا سے مانگنے کے متعلق آگاہی فراہم کرتا ہے۔ ذرا سوچئے! کیا ہم بلاناغہ دعا مانگتے ہیں؟ اگر دعا نہیں کرتے تو آج سے اس کوشش میں مگن ہو جائیں اور خدا سے دعا کرنا شروع کریں۔ قانون فطرت کے مطابق جب تک ہم کوئی چیز نجات دہندہ سے نہیں مانگیں گے تو وہ ہمیں کبھی نہیں دے گا۔

مسیحیت میں دعا وہ واحد عظیم ہتھیار ہے جس کے ذریعے ہم ابلیس کو زیر کرسکتے ہیں، غلبہ پاسکتے ہیں، شکست دے سکتے ہیں، روحوں کو بچاسکتے ہیں، روحوں کو جیت سکتے ہیں، خدا کی قدرت دیکھ سکتے ہیں، شفا پاسکتے ہیں، معجزات حاصل کرسکتے ہیں، مردوں کو زندہ کرسکتے ہیں، بدروحوں کو نکال سکتے ہیں، بیماریوں سے نجات پاسکتے ہیں، شادمانی حاصل کرسکتے ہیں، روحانی قوت حاصل کرسکتے ہیں، روح القدس کا مسح حاصل کرسکتے ہیں، آزمائش پر غالب آسکتے ہیں، خاندانوں کی تقدیر بدل سکتے ہیں، ماحول میں تبدیلی پیدا کرسکتے ہیں، ایک دوسرے کے لئے باعث برکت بن سکتے ہیں۔ خدا سے یہ ساری برکات، فضائیل اور فوائد ہم صرف دعا کے وسیلے سے حاصل کرسکتے ہیں۔

دعا کی کئی اقسام ہیں اور بائبل مقدس میں دعا کے تعلق سے کئی حوالہ جات ہیں جو ذیل میں پیش قارئین ہیں۔ (جاری ہے)

لوٹی دولت واپس لائی جائے

میرا خیال



گلبرٹ لطیف خان

یوں تو جتنی بھی حکومتیں آئیں سب نے یہی کہا کہ پچھلی حکومت نے شاہ خرچیوں سے حکومتی خزانہ خالی کر دیا یہ الفاظ کسی کے لئے بھی نئے نہیں مگر کسی نے بھی ان لوگوں سے پوچھنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ ان کو پکڑا جائے اور ناجائز ذرائع سے لوٹی ہوئی دولت کا احتساب کیا جائے اور لوٹی دولت کو واپس خزانے میں جمع کیا جائے۔ بس ایسے ہی بااثر لوگ لوٹتے رہے اور حرام کی دولت اپنے بچوں کے لئے چھوڑ جاتے ہیں جو ان کی اولاد کے لئے پھندہ ہوتی ہے۔ حرام کی دولت سے پنپنے والی اولاد جرائم پیشہ بن جاتی ہے کیونکہ نیکی کی نہ کمائی ہوئی دولت بچوں کے لئے ساری عمر جیل ہوتی ہے۔ نیکی کی دولت پر خدا کی برکت ہوتی ہے۔ چوری کی دولت سے اپاہج بچے پیدا ہوتے ہیں یا سارا خاندان مختلف مہلک بیماریوں میں مبتلا۔ اس سے نیک دولت بھی یقیناً برباد ہو جاتی ہے۔ سابق وزراء، وزرائے اعظم کے بچوں نے ناجائز طور پر ایفی ڈرین کیس کے ذریعے دولت جمع کی۔ ان کے اپنے دور میں ان پر مقدمات بنے اور چند دنوں بعد گھر جانے والے صدر محترم انہیں وزیراعظم بنانے کو تھے۔ پھر رینٹل پاور کیس میں کتنے لوگ ملوث ہیں جنہوں نے غلط ذرائع سے دولت لوٹی ہے ان کا ضمیر جب تک وہ زندہ ہیں ضرور انہیں جھنجھوڑتا رہے گا۔ ان کے بچے اگر اس جرم میں ملوث ہیں پھر متعدد جرائم میں شامل ہوں گے۔ اچھا تو یہی ہے کہ وہ دولت واپس لوٹائیں اور خدا سے اپنے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں وہ ہر وقت معاف کرنے کو تیار ہے ورنہ تلخیاں، پریشانیاں، بیماریاں ان کے مرتے دم تک ان کا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔ حرام سے کمائی ہوئی دولت یقیناً پر لگا کر آسمانوں کی طرف اڑ جائے گی اور وہ خدا اور انسان کے گنہگار رہیں گے۔ جب ان کا ضمیر مطمعن نہیں۔ کن چیزوں کے ساتھ آ کر عوام سے ووٹ مانگتے ہیں، بڑے بڑے بلند و بانگ دعوے کرتے ہیں کہ وہ غریبوں کے ساتھی ہیں۔ حالانکہ غریبوں کا ساتھی ان کی غریبی ہے۔

یہ سوچنے کی بات ہے کہ محنت غریب کسان اور غریب مزدور کرے اور راتوں کو بھوکا بھی وہ ہی سوئے۔ یہ کیسا فلسفہ ہے؟ کہ محنتی کا ہاتھ خوشحالی لاتا ہے۔ یہ کیسی خوشحالی، بھوک کی شدت برداشت نہ کرتے ہوئے اپنے پیٹ پر پتھر رکھ لے اور جو حرام کی کھاتے ہیں وہ خوشحال زندگی بسر کرتے ہیں، لوگوں کے طعنے معنے سن کر بھی اپنی زبان کو تالا لگا لیتے ہیں یا تو ان کا ضمیر انہیں نہ بولنے پر مجبور کرتا ہے یا وہ سچائی کو مان لیتے ہیں کہ جو لوگ کہہ رہے ہیں سچ ہے۔ اگر آج خلوص دل سے جس کسی نے بھی ملکی دولت لوٹی ہے واپس لے آئے ایک تو وہ آرام کی موت مر سکتے ہیں اور پھر ملک کو قطعاً ضرورت نہیں کہ آئی ایم ایف سے قرض لیا جائے جو کہ سود در سود کے ساتھ واپس کرنا ہوتا ہے۔

عوام کے پاس نہ بجلی ہے نہ گیس۔ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں ہر ماہ بڑھتی رہتی ہیں۔ مہنگائی کنٹرول نہیں ہو رہی۔ آٹا، چینی، دالیں، گوشت، انڈے، پھل، سبزیاں سب مہنگی۔ بھوک ملک کے اندر ناچ رہی ہے اور ہمیشہ جمہوریت کے جھوٹے نعرے بلند کر کے عوام کو ریلیف دے رہے ہیں۔ جمہوریت سے انسان کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ نہ جانے یہ قربانیاں دینے کا سلسلہ کہاں جا کر ختم ہوگا؟۔ امریکہ، یورپ بلکہ پوری دنیا میں ملک کے صدر وزیراعظم مر گئے انہوں نے کبھی قربانیوں کے راگ نہیں الاپے۔ چونکہ وہ صاف ہاتھ آتے ہیں اور صاف ہاتھ چلے جاتے ہیں۔ ان کے مرتے وقت تعریف کی جاتی ہے۔ ہمارے ہاں غریب لوگوں کے اکٹھے پیسے ان کے مزاروں پر لگا دیتے ہیں جن سے عام آدمی کی بھوک نہیں مٹ سکتی۔ یہ دولت عوام کی فلاح و بہبود پر لگائی جائے تو جہالت کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ لوگوں کو شعور دیا جا سکتا ہے کیونکہ تعلیم ہی جہالت اور غربت کو ختم کر سکتی ہے۔ جمہوریت اچھی چیز اگر عوام کی مہنگائی کم کی جائے۔ خود اے سی گھروں، دفاتر اور گاڑیوں میں رہ کر غریبوں کی بات کی جائے عجب مذاق ہے جان لینے والی گرمی کی شدت برداشت کرنے والے عوام کے درمیان آ کر تو دیکھیں۔ اپنی عیش و عشرت کے لئے بیرون ملک سے قرضے لئے جاتے اور ترقیاتی منصوبے مکمل کرنے کی بجائے اپنے بنک بھر لئے جاتے ہیں۔ خود پاپ کریں اور دوسروں کے لئے دولت چھوڑ جائیں جنہوں نے ان کے محل و چوباروں پر بھی قبضہ کر لینا ہے۔ ناجائز آمدن رکھنے والے فرد کے لئے ان کے بچوں کے دلوں میں بھی احترام نہیں ہوگا۔ سکندر اعظم کی طرح خالی ہاتھ آئے اور خالی چلے گئے۔ جس کسی کے پاس کوئی عہدہ آیا اس نے ملکی دولت سمیٹی، کرپشن کی غریبوں سے ٹیکس لے کے اپنے بنک بیلنس اور جائیداد بنائی اور چلتا بنا۔ میری نواز شریف حکومت سے اپیل ہے کہ مہنگائی ختم کرنے، بجلی، گیس کی لوڈ شیڈنگ ختم کرنے اور کرپشن ختم کرنے کے لئے فوری اقدامات کریں، دولت لوٹنے والے افراد کا محاسبہ کریں اور غریبوں کی دعائیں لیں۔

☆☆☆



MAY GOD'S BLESSINGS COME OVERFLOWING

Happy Easter

REHMAT RAZA
AND FAMILY



GREAT GOSPEL POET AND SINGER **U.S.A**

Happy Easter



NASIR SAEED
DIRECTOR-UK

CLAAS

Happy Easter!

International Media Forum
I.M.F
A LARGE PLATFORM OF WRITERS

EXECUTIVE
BOARD
PAKISTAN

INTERNATIONAL MEDIA FORUM



HAPPY EASTER

May God's Blessings
Come Overflowing

REV. FATHER FRANCIS JOHN

NEWYORK,UNITED STATE AMERICA

Happy Easter!

ASIA NASIR

MEMBER NATIONAL ASSEMBLY

FROM BALOUCHISTAN



HAPPY EASTER



EVANGELIST ASIF RAZA

EVANGELIST ARIF RAZA

FREE LIVING EVANGELICAL MINISTRIES

RAO KHAN WALA KASUR

عالمی منظرنامے میں پاکستان کی اہمیت

ادارہ ترقیاتی پروگرام بین الاقوامی ترقیاتی اہداف بھی تعین کرتا ہے۔اقوام متحدہ کے ایک معاہدے کے تحت امریکہ ہر سال تقریباً70 ہزار افراد کو جو ساری دنیا سے جنگ، مفلسی، سیاسی اختلافات، مذہبی انتہاپسندی، اور جبر وتشدد کے سبب ترک وطن کرتے ہیں۔رواں سال یکم اکتوبر کو شراع ہونے والے مالی سال کے دوران امریکہ مزید دس ہزار افراد کو پناہ دے گا جس میں اکثریت شامی افراد کی ہوگی جبکہ ڈیڑھ لاکھ سے زائد شامی باشندے پہلے ہی امریکہ میں مقیم ہیں آئندہ بیشتر پناہ گیر ہوائی جہاز وں میں بھر کر امریکہ لائے جائیں گے۔اس وقت وہ اردن، لبنان اور ترکی میں پڑے ہیں۔امریکی افواج ودیگر اداروں میں بھرتی کے وقت افراد کے مذہب کے متعلق نہیں پوچھا جاتا ہے بوجہ امریکی افواج ودیگر اداروں میں تعینات ہیں جنہوں نے عراق، افغانستان، گلف اور ویت نام کی جگہوں میں حصہ لیا ہے ۔نیویارک پولیس میں کل ملازمین کی تعداد35 ہزار کے قریب ہے اس میں مسلمان افسران واہلکاران کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔

1954ء میں حالات کے تحت پاکستان نے امریکہ سے اقتصادی وفوجی امداد کا ایک معاہدہ طے کیا اس کے باعث پاکستان کی اقتصادی ودفاعی حالت کافی بہتر ہوئی ۔دریں اثناء پاکستان لیسٹو اور نیٹو تنظیم کا رکن بھی بنا جن میں امریکہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور تھائی لینڈ شامل ہیں۔مسلم لیگ ن کے دوسرے دور حکومت میں ایک سرحدی مقام کارگل کے تنازعہ کے سبب پاکستان وبھارت کے مابین فوجی لڑائی شروع ہوکر بڑھ گئی تھی اس وقت وزیراعظم میاں محمد نواز شریف رات ہی رات میں امریکی صدر بل کلنٹن کے پاس امریکہ پہنچے کہ یہ لڑائی ختم کروائی جائے اور پھر امریکی صدر کی مداخلت سے یہ لڑائی ختم ہوئی۔امریکہ نے اپنے ایک عالمی تجارتی مرکز9/11 پر حملہ کے وقت سے دہشت گردی کو ختم کرنے پر خود کو مامور کر رکھا ہے۔

امریکہ نے مسلمان ممالک بالخصوص پاکستان کی مالی ودفاعی امداد جاری رکھی ہوئی ہے۔اس سلسلہ میں امریکہ پاکستانی فوج کو سالانہ بائیس ارب روپے امداد کرتا ہے مرکزی بنک دولت پاکستان کے 29 جولائی 2015 کے اعلامیہ کے تحت پاکستان کو دہشت گردی

مہمان کالم

سلامت ضیاء کھوکھر (منڈی بہاؤالدین)

کے خلاف جنگ کے اخراجات کی مد میں اتحادی امداد فنڈ کے تحت13 ارب ڈالرمل چکے ہیں اس وقت اس فنڈ کی ایک قسط33 کروڑ68 لاکھ ڈالر موصول ہونے سے پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر19 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئے تھے امریکہ نے23 اکتوبر2015ء تک مجموعی75 ارب ڈالر کی امداد پاکستان کو دی۔ امریکہ تعلیمی ''امداد فنڈ'' گلوبل ویلج کے تحت پاکستان کو امداد بھی کرتا ہے۔امریکہ نے اپنے تعلیمی نصاب میں مذہب اسلام کے متعلق معلومات کے لئے مضامین بھی شامل کر رکھے ہیں بالخصوص امریکی ریاست ورجینیا میں تعلیمی نصاب کے مضمون جغرافیہ میں اسلامی سبق بشمول کلمہ طیبہ عربی زبان میں شامل ہے۔ساتھ ہی طالب علموں کو عربی خطاطی بھی سکھائی جاتی ہے۔مسلم ممالک بالخصوص فرانس کے دارالحکومت پیرس میں14 نومبر2015ء کو دہشت گردوں کے حملوں میں 180 افراد ہلاک اور 300 سے زائد زخمی کئے جانے کے سبب بعض ممالک وامریکہ میں مسلمانوں کے خلاف صدائیں بلند ہونا شروع ہوئیں تو امر کی جماعت ڈیموکریٹک پارٹی کے63 ارکان نے مسلمانوں کے خلاف تعصب ونفرت انگیز بیانات کی مذمت کرتے ہوئے ایوان اقتدار سے ایسی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے ایک قانون منظور کرواکر انہیں روک دیا۔یہ قانون19 دسمبر2015ء کو منظور ہوا۔

امریکہ نے10 فروری2016ء کو اپنے اعلان میں کہا ہے کہ امریکی سالانہ بجٹ میں پاکستان کی مالی امداد کرنے کے لئے85 کروڑ60 لاکھ ڈالر مختص کئے گئے ہیں ساتھ ہی اگلے روز پاکستان کو مزید8 ایف سولہ جنگی طیارے دینے کی منظوری بھی دی گئی ہے۔اقوام متحدہ کے مستقل رکن برطانیہ بھی مسلمان ممالک بالخصوص پاکستان سے وسیع تعلقات استوار کئے ہوئے ہے جیسا کہ صوبہ بلوچستان کے ساحل سمندر پر واقع تین سو مربع میل پر محیط مقام گوادر دوسو سال سے مسقط کے سلطان کے قبضہ واختیار میں تھا جسے چالیس لاکھ پونڈ کے عوض برطانیہ نے پاکستان کو دلوایا۔۔۔(جاری ہے)



عیدِ قیامت المسیح کے حوالے سے کرسچن رائیٹرز فورم کے زیرِ اہتمام مشاعرہ



لاہور (ادبی ڈیسک) ایسٹر کی نسبت سے کرسچن رائیٹرز فورم کے زیرِ اہتمام ''وہ جی اٹھا'' کے موضوع پر مبنی مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا جس میں پنجاب بھر سے معروف شعرا کرام نے شرکت کی ۔ صدارت معروف شاعر نذیر قیصر نے کی جبکہ اسلام آباد سے تشریف لانے والے شاعر اور ''جدوں روح نال ہووے دعا تے معجزے ہوندے نیں'' مقبول گیت کے خالق خالد عمانوایل اور کرسچن رائیٹرز فورم کے صدر، آئزک ٹی وی کے ڈائریکٹر، کُندن اخبار کے ایڈیٹر اور درجنوں معروف مسیحی گیتوں کے خالق اور پروموٹر جناب منیر بھٹی صاحب مہمانِ خصوصی تھے ۔ شہیدوں کی سرزمین یوحنا آباد میں منعقدہ اس مشاعرہ کی نظامت کے فرائض مصنف و شاعر ڈاکٹر عادل امین نے انجام دیئے۔ مشاعرہ میں نذیر قیصر، ڈاکٹر عادل امین، خالد عمانوایل، منیر بھٹی ، جارج زُہاب، آصف عمران، معروف مسیحی شاعرہ آسناتھ کنول، شمیم عالم عظیم، پاسٹر عرفان نشان چوہدری، عرفان پیٹر سروش، جاوید ڈینی ایل، پاسٹر ساجد سراج ساجد، طارق جاوید طارق، ایڈون شرف ندا سرگودھوی، پادری عدنان دامن، یشوع بشیر، ماسٹر عنایت شرقپوری اور سلیم اقبال نے اپنا کلام پیش کیا ۔مشاعرہ کا آغاز پادری عرفان نشاط چوہدری کی دعا سے ہوا۔ پاسٹر شفقت بھٹی نے خداوند کے جی اٹھنے کے بارے میں موثر پیغام دیا۔ گاسپل سنگر ثمینہ سحر نے منیر بھٹی کا لکھا ہوا گیت پیش کیا۔ قبل ازیں منیر بھٹی نے کرسچن رائیٹرز فورم کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ سینئر پاسٹر نعمان سروش (ایف جی اے چرچ سلطان پارک لاہور کینٹ) کی جانب سے تمام شرکاء کیلئے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ مشاعرہ کی ریکارڈنگ کیلئے آئزک ٹی وی کی ٹیم کی فراہمی پر چیئرمین آئزک ٹی وی پاسٹر انور فضل کی خصوصی دلچسپی کو سراہا گیا۔ آخر میں ملک کی سلامتی کے لئے دعا کی گئی۔ پاسٹر معظم مراد نے غزل پیش کی جبکہ پاسٹر الماس بھٹی نے دعا کی۔

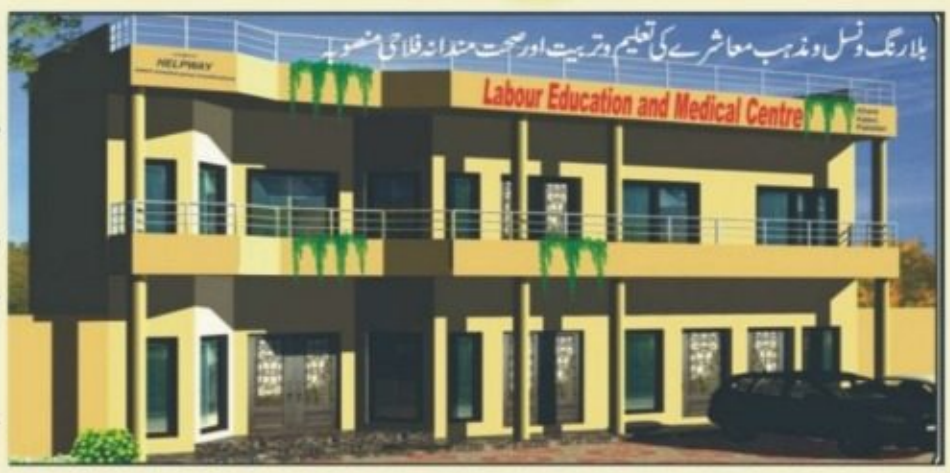
☆☆☆



HAPPY EASTER TO ALL

ہیلپ وے

HELPWAY
ھیلپ وے
Way Of Helpless With Trust To God



☆ خدا کے فضل اور آپ کی دعاؤں سے کھارہ نزد فیروز پور لاہور روڈ قصور میں ''لیبر ایجوکیشن اینڈ میڈیکل سنٹر'' کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے۔ جس کے قیام سے روزانہ سینکڑوں مریضوں کو علاج اور علاقے کے ہزاروں نوجوانوں کو گریجویشن تک تعلیم اور بے روزگار نوجوان بیٹے اور بیٹیوں کو تربیتی کورسز کروائے جائیں گے۔

☆ ہر ماہ مختلف علاقوں میں میڈیکل کیمپ اور ہر سال فری آئی کیمپ لگائے جاتے ہیں

☆ گم نام لکھاریوں کو منظر عام پر لایا جاتا ہے۔ قومی میڈیا میں ان کی تحریروں کی ترجیحاً اشاعت و کتابیں شائع کرنے اور تقریب رونمائی کی سہولت کے ساتھ۔

☆ نادار، مستحق و ذہین بچوں کی فیس و کتابوں کی فراہمی سمیت ہر سطح پر تعلیمی معاونت۔

☆ مذہبی رواداری، قومی ہم آہنگی اور بھائی چارے کے فروغ کے لئے سیمینارز و شعوری پروگرامز منعقد کئے جاتے ہیں۔

☆ ہم تعلیم کو عام اور صحت کو آسان بنانے میں کوشاں ہیں۔

درج بالا تمام مقاصد کی تکمیل کو تسلسل دینے کے لئے ہمیں ہر وقت خدا تعالیٰ کی خاص مدد کے ساتھ آپ کے تعاون کی از حد ضرورت ہے ۔اس لئے فوری HELPWAY کا بازو بنیں۔ کیونکہ ''ہے زندگی کا مقصد دوسروں کے کام آنا'' آپ دکھی انسانیت خلق خدا کی خدمت میں WAY OF HELP OF HELPLESS WITH TRUST TO GOD کا کردار ادا کریں۔ بے سہاروں کا سہارا اور امید کے منتظر اپنے معاشرتی بہن بھائیوں کے کام آکر آپ معاشرے کو خوشحال اور ریاست کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔

بحیثیت انسان یہ ہمارا اخلاقی فرض بھی ہے اور شہری ذمہ داری بھی۔



ڈی او سی قصور اور چیئرمین ہیلپ وے اظہار خیال کرتے ہوئے۔ اشرف آسی نظامت کرتے ہوئے۔ امام مسجد تلاوت قرآن پاک کرتے ہوئے۔ ڈی او سی لیبر ایجوکیشنل اینڈ میڈیکل سنٹر کے لئے جگہ عطیہ کرنے پر مقامی زمیندار سردار علی کو ہار پہناتے ہوئے، سعید احمد بھٹی، طارق سعید، اقبال کھوکھر ہمراہ ہیں



لیبر ایجوکیشن اینڈ میڈیکل سنٹر کا یادگاری بینر۔ ڈی سی او سنٹر کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے۔ سنگ بنیاد کے موقع پر معزز مہمانوں کے ہمراہ پادری منیر پھول دعا کرواتے ہوئے۔ تعمیراتی کام جاری۔

Christian Colony Raiwind,Lahore,Pakistan
+ 92 0322 8077033,0304 2198241,0302 4060519
E-mail:helpwaypak@gmail.com awami_mohabbat@yahoo.com
Facebook:helpwaypak/fb Website:helpway.pk.org

HAPPY EASTER

JECOB DENIEL GILL AND FAMILY U.K

CO.CHAIRMAN:

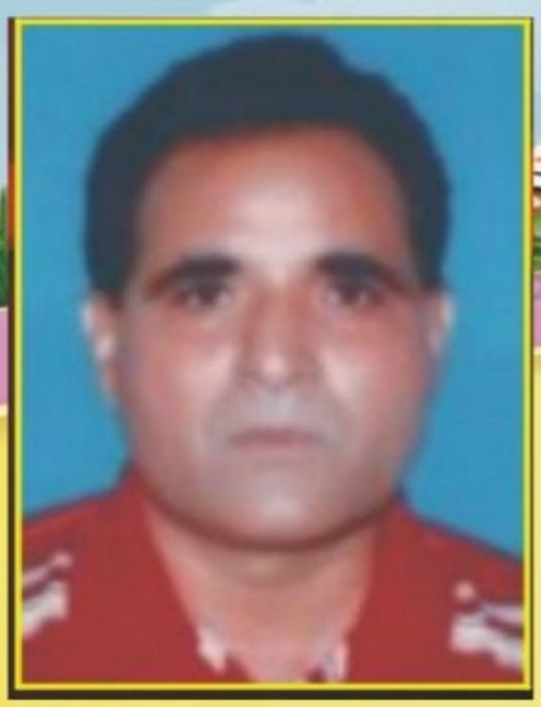
ALL PAKISTAN CHRISTIAN LEAGUE, ITTLY

SARWAR BHATTI



HAPPY EASTER!

HAPPY EASTER



DR.FIAZ ISHRAT

With Family,Lahore

HAPPY EASTER

May all the choicest blessings of
the world be showered upon you
and fill your life with
delight.

HAPPY EASTER



JAVED IQBAL GILL

SPAIN

Happy Easter



Khalid Gill

Canada

Chairman

Christian Libration Front

HAPPY EASTER

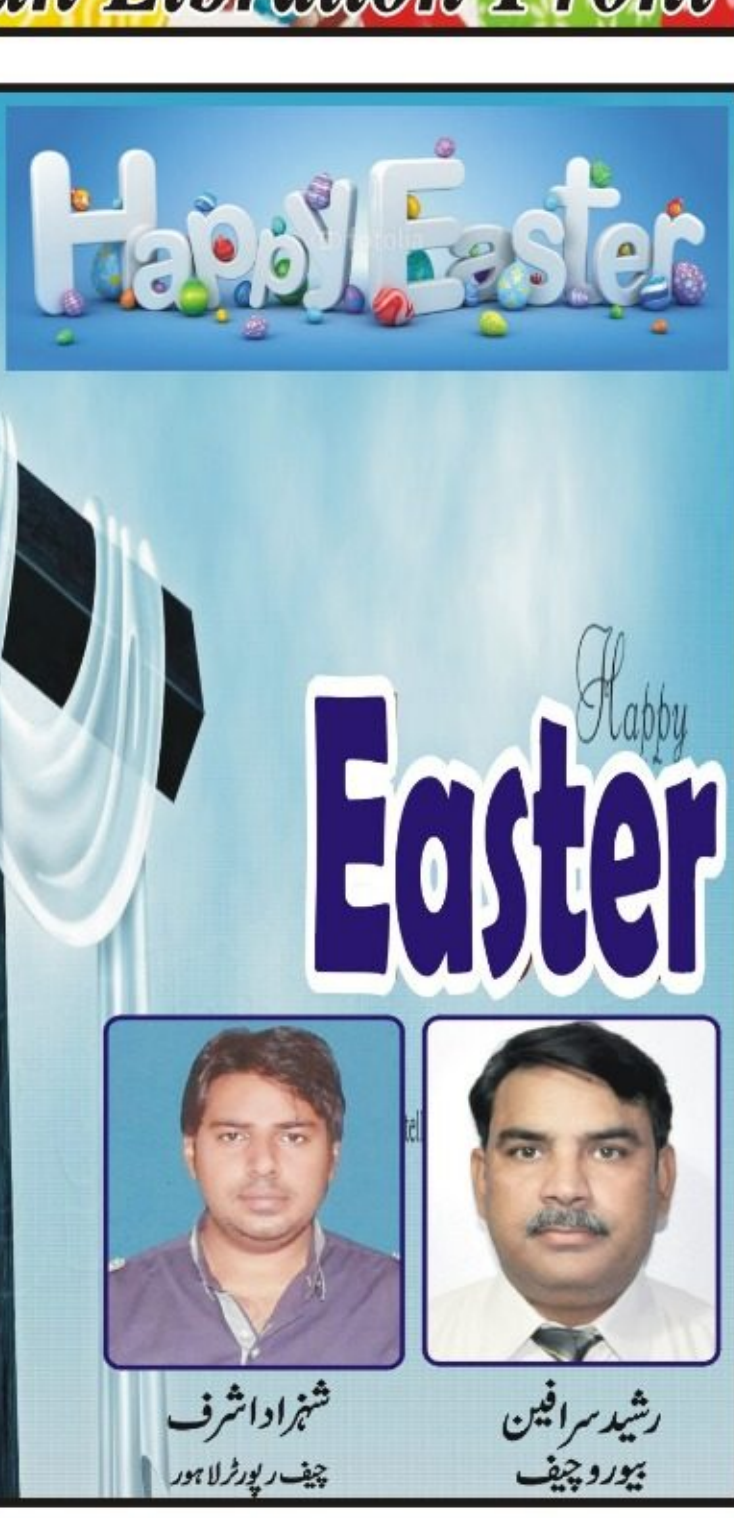
بوٹا امتیاز

ڈائریکٹر

کرسچن کمیونیکیشن ڈیولپمنٹ نیٹ ورک

حیدرآباد سندھ





شہزاد اشرف

چیف رپورٹر لاہور

رشید سرافین

بیورو چیف

USAID کے تعاون سے کلاس اور عورت فاؤنڈیشن کے صنفی مساوات پروگرام کے تحت مشاورتی مکالمہ کا انعقاد

حکومتی اداروں، تعلیمی اداروں، وکلاء، ڈاکٹروں، صحافیوں اور صنفی تشدد سے متاثرہ خواتین کی بحالی کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کی شرکت، معاشرے میں خواتین کے خلاف ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لیے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے، جوزف فرانسس کا استقبالیہ اظہار

قانون اور ہماری ریاست عورتوں کے حقوق کا تحفظ کرتی ہیں، رمیش سنگھ، میں عورتوں کو فیصلہ سازی کا حق دینے کی ضرورت ہے، آئی اے رحمان، بل کی بدولت عورتوں کی بروقت انصاف کی فراہمی ممکن ہوگی، فوزیہ وقار، سِول سوسائٹی کا روایتی مرکزِ نگاہ انسانی حقوق کی بحالی ہے، محمد تحسین

خواتین کے حقوق میں رکاوٹ قوانین کے نفاذ میں کمی اور پیچیدہ عدالتی نظام ہے، مس دُرِشہوار، کہ عورتیں اپنے حقوق کے حصول اور تحفظ کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں، ماہ پارہ شکیل، سِول سوسائٹی مشترکہ تعاون سے عورتوں کو انصاف کی مکمل فراہمی کے لیے کوشاں رہے۔ شرکاء مقررین

لاہور (نمائندہ عوامی محبت) ادارہ کلاس (سنٹر فار لیگل ایڈ اسسٹنس اینڈ سیٹلمنٹ) اور عورت فاؤنڈیشن کے صنفی مساوات پروگرام کے تحت امریکی عوام اور ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی یو ایس ایڈ کے تعاون سے ایک روزہ مشاورتی مکالمہ کا انعقاد کیا گیا۔ اِس مکالمہ میں حکومتی اداروں، تعلیمی اداروں، وکلاء، ڈاکٹروں، صحافیوں اور صنفی تشدد سے متاثرہ خواتین کی بحالی کے لیے کام کرنے والی تنظیموں نے شرکت کی۔ ادارہِ کلاس کے نیشنل ڈائریکٹر ایم اے جوزف فرانسس نے اِستقبالیہ کلمات میں کہا کہ ہمیں اپنے معاشرے میں خواتین کے خلاف ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لیے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے تا ہم اس مشاورتی مکالمہ کا مقصد ایسے تمام اداروں کی کارکردگی کا جائزہ لینا اور اُن تمام چیلنجز کی شناخت کرنا ہے جن کا ہمیں صنفی تشدد کے مقدمات میں سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کے ممبر سردار رمیش سنگھ اروڑا نے کہا کہ پنجاب حکومت نے عورت کی ترقی و بحالی کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں اور ہمارا قانون اور ہماری ریاست عورتوں کے حقوق کا تحفظ کرتی ہیں اور اِسی سے متعلقہ عورتوں کے حقوق کی فراہمی کے لیے قوانین متعارف کروائے گئے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ حکومت کو کم عمری کی شادی، اور ہندو عورتوں کے جبراً تبدیلی مذہب کی روک تھام کے لیے اقدامات کرنے چاہیے۔ آئی۔اے۔رحمان (جنرل سیکرٹری انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان) نے پاکستان میں عورتوں پر تشدد کے خلاف بنائے گئے قوانین کی مکمل طور پر نفاذ کی ضرورت پر زور دیا اُنہوں نے کہا کہ ملک میں عورتوں کو فیصلہ سازی کا حق دینے کی ضرورت ہے۔ فوزیہ وقار چیئر پرسن پنجاب کمیشن آف دی سٹیٹس آف وومن نے کہا کہ عورتوں کے خلاف تشدد کی تدارک کے لیے اسمبلی نے بل پاس کر دیا ہے جس میں عورتوں کے خلاف ہونے والے ہر قسم کے تشدد کو سامنے لایا جائے گا اور اِس بل کی بدولت عورتوں کی بروقت انصاف کی فراہمی ممکن ہو گی۔ محمد تحسین (ساوتھ ایشین پارٹنر شِپ) کے چیف ایگزیکیٹو نے کہا کہ پاکستان کی سِول سوسائٹی کا روایتی مرکزِ نگاہ انسانی حقوق کی بحالی ہے۔ اِس بات کا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان کی تمام تنظیمیں معاشرتی اور معاشی لحاظ سے سِول سوسائٹی اور حکومت کے بنائے گئے قوانین کی عملداری کے لیے کام کر رہی ہیں۔ مِس دُرِشہوار (آل پاکستان وومین ایسوسی ایشن) نے کہا کہ بہت سے عناصر عورتوں کے حقوق کے ادنی تحفظ کے ذمہ دار ہیں جن میں تعلیم کی کمی، فرسودہ نظام، قوانین کی نفاذ کی کمی اور پیچیدہ عدالتی نظام ہے۔ ماہ پارہ شکیل ڈائریکٹر GEP نے اپنے اِختتامی کلمات میں کہا کہ عورتیں اپنے حقوق کے حصول اور تحفظ کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں۔ ابھی وقت ہے کہ سِول سوسائٹی، متعلقہ سٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشترکہ تعاون سے عورتوں کو انصاف کی مکمل فراہمی کے لیے کوشاں رہیں۔ شرکاء مقررین نے کہا کہ اقلیتی عورتوں کے جبراً شادی اور تبدیلی مذہب کے مقدمات بہت تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ اس کی وجہ متاثرہ خاندان کے ممبران کے تحفظ کے لیے کیے جانے والے اقدامات کی کمی اور قانونی کارکنوں کا عدم تعاون ہے۔ تاہم اقلیتی عورتوں اور ان کے خاندانوں کے مکمل تحفظ کے لیے قانون سازی اشد ضروری ہے۔ نورین اختر پروجیکٹ کوارڈینیٹر نے یو ایس ایڈ کے نمائندگان، مقررین، سٹیک ہولڈرز اور تمام شرکاء سے اظہار تشکر کیا۔☆



ادارہ کلاس کے صنفی مساوات پروگرام کے تحت تقریب سے سردار رمیش سنگھ اروڑا، آئی اے رحمان، محمد تحسین، ایم اے جوزف فرانسس، ماہ پارہ شکیل، مس درشہوار، فاخرہ تحریم اظہار خیال کر رہے ہیں۔ (فوٹو عوامی محبت)



WHY CHRISTIANS CELEBRATE EASTER?

by: Dr. James L. Wilson



Back in the 1880's Nietzsche declared that "God is dead," and before the turn of the Twentieth Century, Shaw and Wells chimed in saying the 20th Century would mark the end of the world's "religious phase." Yet, today a church now meets in Russia's Museum of Religion and Atheism-the former center of atheism. Nearly half of the United States' population attend Worship on a regular basis while revival is sweeping through Latin America and Christianity grows behind China's iron curtain.

Nietzsche, Shaw and Wells have long since decayed in their graves, and God continues to live! That's the message of Easter. He is risen. He is risen, indeed!

Muhammad died, and was buried. His faithful followers take pilgrimages to visit his remains, the same is true of Buddha and other religious leaders. But it is not true of Jesus. You cannot visit His remains, you can only visit His empty grave, because He isn't there. He Arose!

That's why we celebrate Easter!

Jesus Christ is alive and He loves you!

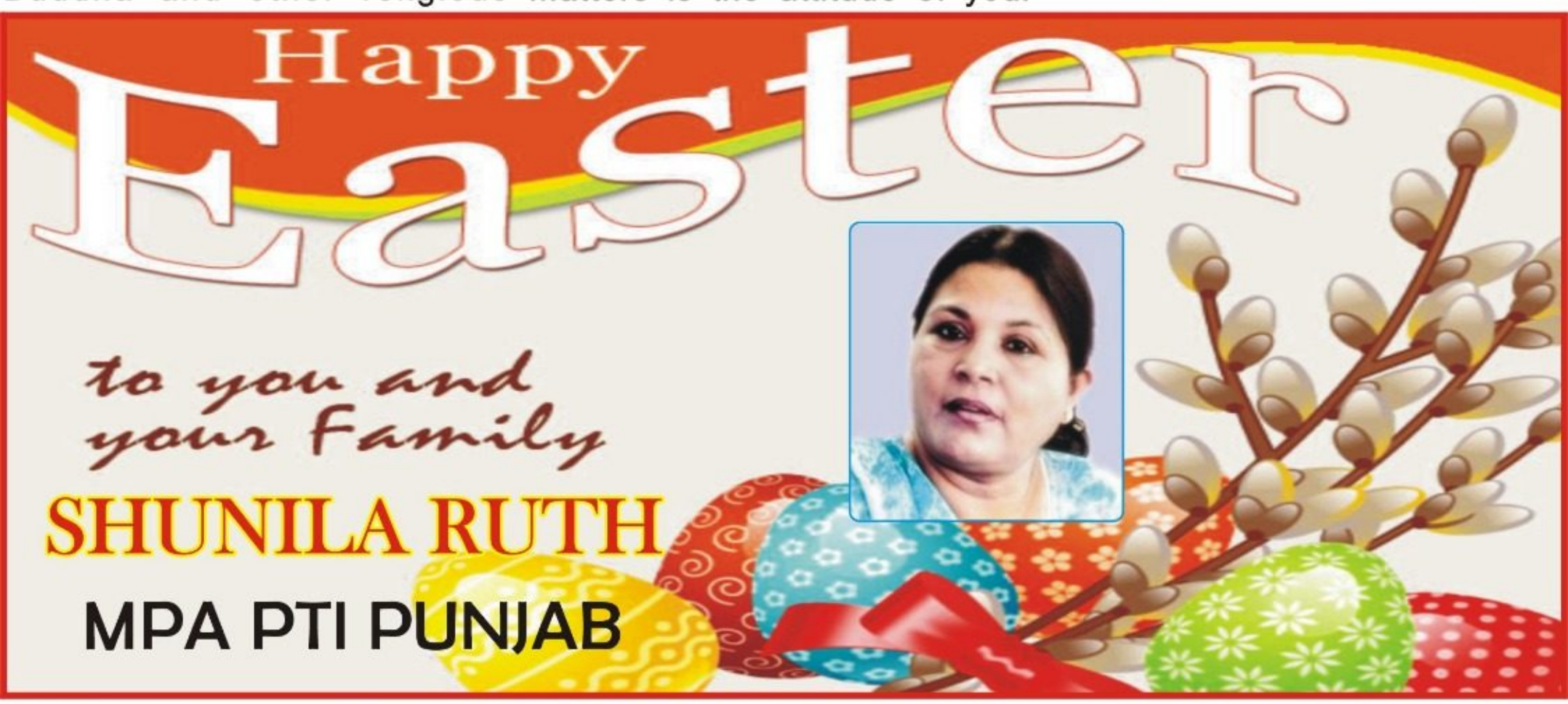
He created you and longs to have a personal relationship with you. You can know Him personally by receiving Him into your life. Receiving Christ involves trusting Christ to come into your life to forgive your sins and make you want He wants you to be. Just to agree intellectually that Jesus Christ is the Son of God and He died on the cross for our sins is not enough. Nor is it enough to have an emotional experience. We receive Jesus Christ by faith, as an act of your will.

Praying is simply talking to God. He knows you. What matters is the attitude of your heart, your honesty. We suggest you pray the following prayer:

"Lord Jesus, I thank you for your love and that you came into the world to die for me. I confess that I have directed my own life and that I have therefore sinned against God. I now want to put my trust in you and receive you in my life. Thank you for forgiving my sins. Make me the person you want me to be. I thank you that you answered my prayer and that you are now in my life. Amen."

Is it the desire of your heart to make this prayer yours? If yes, pray now and according to his promise, Jesus Christ will come into your life.

If you've prayed this prayer please let us know in the form below. We would love to help you learn more about Jesus by sending you some valuable learning resources.



lives matter. For their sakes, I hold fast to the bodily resurrection. As Tom Long writes, "A Christ whose resurrection occurs only in our minds has no right to call us to put our bodies on the line for justice."

I know the Easter story can be a burden to modern Christians, but it is a burden I willingly carry. Theologian John S. Whale once said that "the Gospels don't explain the resurrection; the resurrection explains the Gospels." I agree. As crazy as it sounds, I believe in the resurrection. I believe Jesus rose on the third day—even though I cannot prove it. We have no firsthand account of the event; no one witnessed the first gasp for breath or the shudder of the limbs as the heart beat once more. No one was with Jesus when he shrugged off the linen cloth and stepped out of the tomb. No one saw it happen.

Just as no one has seen Planet Nine. But what else could exert such influence? Only the resurrection could turn cowardly Peter into a preacher of renown, could transform Saul into the great missionary Paul. Only the resurrection could turn ordinary women and men into saints and martyrs, preachers and prophets, activists and organizers. Generation after generation, we make our way to the empty tomb and hear the words that rock our world: He is not here. He is risen.



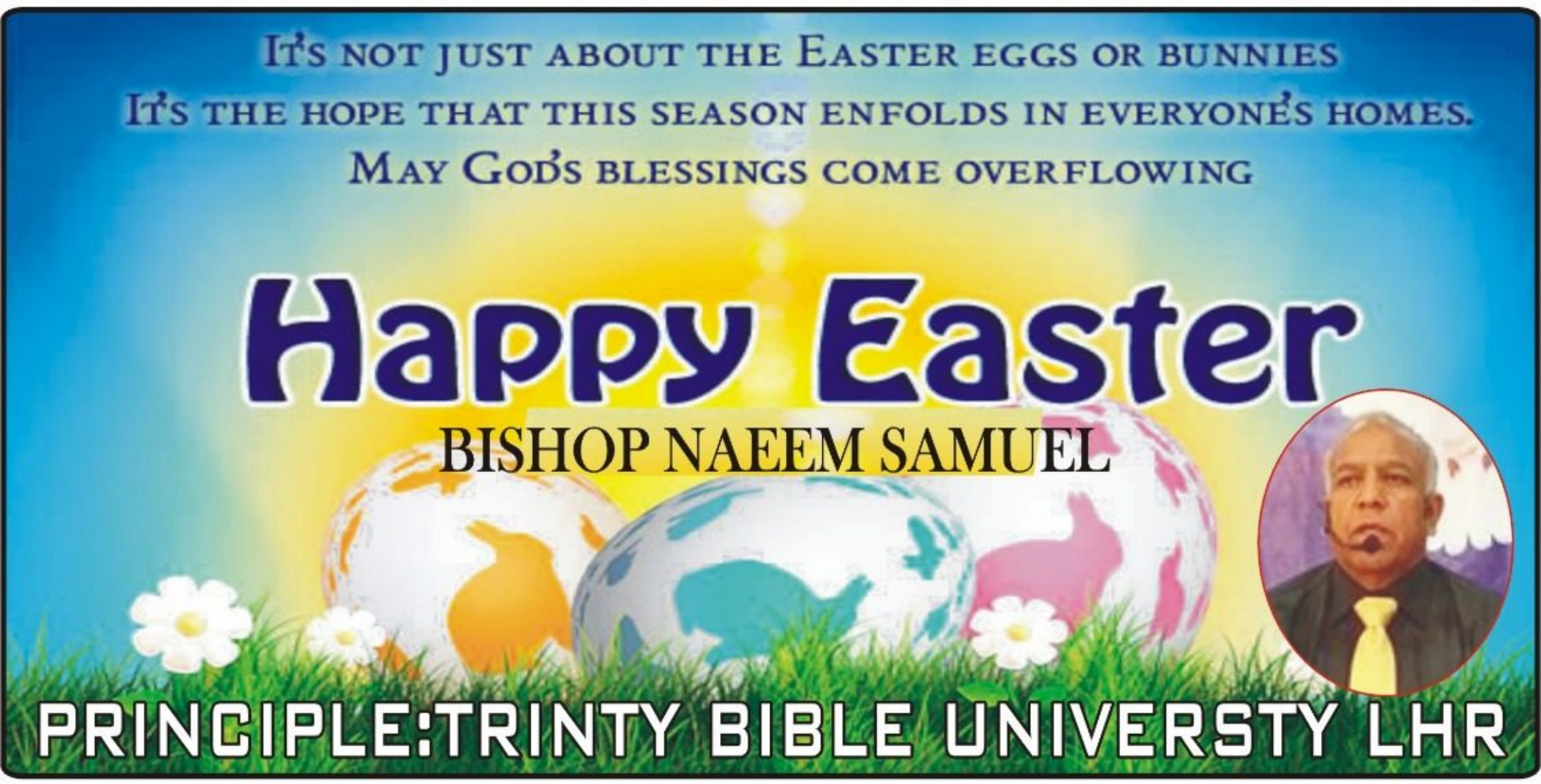


We Stand For Humanity



Zeba Gill PRESIDENT

GLOBAL CHRISTIAN VOICE (USA)



EASTER SUNDAY

by Shawnthea Monroe

In January, we were introduced to Planet Nine. This new addition to our solar system is thought to be ten times the mass of Earth and 50 billion miles away. Scientists from the California Institute of Technology explained that, while they have not actually found the planet, they are sure it exists—because nothing else accounts for the way objects in the outer part of the solar system move. "It must be there," said one astronomer. "Nothing else could exert such influence."

I only recently came to grips with the fact that Pluto is no longer a planet, and now I'm told there is another heavenly body I must fit into my cosmology. What will I do with "My Very Educated Mother Just Served Us Nine Pies," the mnemonic device for naming the planets that I learned in school? It isn't easy to give up what I learned as a child. But sometimes the accepted facts must change in light of new evidence.

This is essentially the message of Easter. The women who walk to the tomb in the predawn light think they know the facts. Luke's Gospel tells us that they have seen it all: the crucifixion, the death, and the burial (23:55). They know who they are looking for and where to find him. Carrying spices and ointments, they come to do what they have done many times before—clean a dead body and prepare it for burial.

Luke grounds the whole narrative in tangible details. There is the rock-hewn tomb, the linen cloth, the heavy stone, the fragrant spices. The reader can easily imagine the place and the time.

Then things fall off the map. The stone has been rolled away, and the tomb is empty. The synoptic accounts of the resurrection differ in many ways, but they agree on two things: the body of Jesus is not in the tomb, and the women are told, "He is not here; he has been raised." This angelic testimony is hard to believe, but it is not without precedent. The women are reminded that this is precisely what Jesus said would happen, **"that the Son of Man must be handed over to sinners, and be crucified, and on the third day rise again" (Luke 24:7).** According to Luke, the women remember his words and believe.

If only it were so simple for us. Like many mainline Protestant churches, my congregation is deeply committed to social justice. We feed the hungry, clothe the naked, and take the side of the oppressed. We welcome the marginalized, acknowledge our privilege, and strive to **"do justice, love mercy and walk humbly with our God"(Mic. 6:8).** From this perspective, the crucifixion is interpreted as a political act—the powers and principalities are trying to silence Jesus and his radical message of mercy and justice for all. Everything makes sense—until we come to the empty tomb.

The resurrection is a problem for post-Enlightenment Christians. We like our faith to be tangible, practical, and most of all rational. There is no room in our cosmology for a resurrected body, because such a claim flies in the face of reason and science.

Yet the problem of finding the words **"He is risen!"** unbelievable goes back much farther. First-century Christians knew little about biology, but they had their own doubts about the resurrection. We know this from Paul's first letter to the Corinthians. In true Pauline form, he constructs a robust theological argument for the resurrection Jesus, insisting that if Christ is not raised, then all is lost. In a time when people were suffering and dying for their faith, a Christ who was not resurrected offered no hope: "If for this life only we have hoped in Christ, we are of all people most to be pitied."

For Paul, the resurrection is not just one part of the story. It is the reality in which the whole gospel narrative unfolds. Too much is at stake for the resurrection not to be true.

There is a lot at stake here and now, too. Every day I see people putting their Christian faith into action, sometimes at great personal risk. They deliver meals in dangerous neighborhoods. They visit people convicted of violent crimes. They march in protest and dare to declare that black

MAY GOD'S BLESSINGS COME OVERFLOWING

Happy Easter

JAFER GEARGE AND FAMILY



EX MEMBER PROVINCIAL ASSEMBLY BAOUCHISTAN

Happy Easter



Riaz Anjum Advocate

Chairman: Pakistan Christian Movement

Happy Easter!



Joice Rufin

MPA/Parlimintry Secretary Punjab

جاگ مسیحی جاگ

{ PCNP }

اپنی قوم کے لیے جاگ



پاکستان کرسچن نیشنل پارٹی



چیئرمین: ایم اے جوزف فرانسس

مسیحی قوم کی صحیح آواز

منشور

مسیحی قوم کی صحیح ترجمان

1۔ ملکی استحکام وسالمیت، عدل انصاف کے بول بالا، آئین وقانون کی حکمرانی، ملکی اداروں کی مضبوطی اور حقیقی جمہوریت کی مکمل بحالی کے لیے جدوجہد کرنا۔

2۔ مسیحی قوم کو قوم پرستی کے حوالے سے متحد و منظّم اور متحرک کرنا۔

3۔ قیام پاکستان کے لیے مسیحی قائدین کے سیاسی کردار اور مسیحیوں کی جدوجہد کو تعلیمی نصاب اور ملکی تاریخ کا حصہ بنانے کے لیے جدوجہد کرنا۔

4۔۔ مسیحیوں اور دیگر محروم ومایوس طبقات کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے لیے جدوجہد کرنا

5۔ مسیحیوں کو ملکی دولت میں حصہ دار بنانے کے لیے جدوجہد کرنا۔

6۔ مملکت پاکستان کو سیکولر، ترقی پسند، فلاحی وعوامی، جمہوری بنانے کے لیے جدوجہد کرنا۔

7۔ 1973ء کے آئین میں اقلیتوں کے مساویانہ حقوق سے متصادم تمام امتیازی قوانین کے خاتمہ کے لیے جدوجہد کرنا۔

8۔ مسیحیوں کو سرکاری، نیم سرکاری اداروں میں ملازمتوں کے لیے جدوجہد کرنا۔

9۔ مسیحی اور دوسری اقلیتی خواتین کو جبری طور پر تبدیلی مذہب کے خلاف آواز بلند کرنا۔

10۔ مسیحیوں کی آبادی کے تناسب سے سینٹ، قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلیوں اور پرائمری سطح تک صحیح نمائندگی کے لیے جدوجہد کرنا۔

11۔۔ مسیحی طلبا اور طالبات کے لیے تعلیمی نصاب میں مذہبی تعلیم کو لازماً شامل کرنے کے لیے جدوجہد کرنا۔

12۔ مذہبی ہم آہنگی، بھائی چارے، برداشت، رواداری، عدم تشدد کے کلچر کے فروغ کے لیے جدوجہد کرنا۔

13۔ جبری مشقت کے خاتمہ کے لیے بانڈڈ لیبر ایکٹ 1992 پر عمل درآمد کے لیے آواز بلند کرنا۔

14۔ مسیحی مزدوروں، کاشتکاروں، کسانوں اور دوسرے شعبہ جات میں محرومیوں کا شکار ہونے والے محنت کشوں کے لیے آواز بلند کرنا۔

15۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے 11 اگست 1947 کو پہلی دستور ساز اسمبلی کے لیے خطاب کو آئین کا حصہ بنانے کے لیے جدوجہد کرنا۔

16۔ حکومتی تحویل میں قومیائے گئے تعلیمی اداروں کے واپسی اور مسیحی املاک کو حکومت اور دوسرے ناجائز قابضین سے واگذار کروانے کے لیے آواز بلند کرنا۔

دعوتِ عام

مسیحی بزرگوں، والدین، مردوں، عورتوں، نوجوانوں، سیاسی، سماجی، مذہبی، دانشوروں، مفکروں، صحافیوں، اساتذہ، مزدوروں، کسانوں، طالب علموں غرضیکہ تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے بہن بھائیوں کو دعوت عام ہے کہ مسیحی قوم کی آرزوں، امنگوں اور اپنی نسلوں کے روشن مستقبل کے لئے اور وطنِ عزیز پاکستان میں اپنے حقوق کے حصول اور تمام تحفظات کے خاتمہ کے لئے متحد و منظّم اور متحرک ہو جائیں اور ''پاکستان کرسچن نیشنل پارٹی'' کے ممبر بن کر اپنا قومی فرض پورا کریں۔

یہی وقت کی پکار ہے

جاری کردہ: شعبہ اطلاعات ونشریات پاکستان کرسچن نیشنل پارٹی

MAY GOD'S BLESSINGS COME OVERFLOWING

Happy Easter

Naveed Amir Jeva
And Family

EX MEMBER PROVINCIAL ASSEMBLY PUNJAB



ملتان۔نوید عامر جیوا سابق ممبر صوبائی اسمبلی و بابو نفیس انصاری رہنما پاکستان پیپلز پارٹی (سابق ایم پی اے)، امجد بلوچ (پروگرام اسپیشلسٹ ایس پی او) پادری شہزاد تنویر (وائس چیئرمین چرچ آف پاکستان ملتان ڈائیوسس)، پادری نعیم صدیق، پادری طالب مسیح (اے آر پی چرچ)، عبدالمطلب لنگاہ اور ایس جارج ضلعی صدر PPPP اقلیتی ونگ ملتان پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں۔

Happy Easter



PERVAIZ MASIH & FAMILY

President; United Christian Movement Canada

Happy Easter!

Michael javed

CHAIRMAN
PEACE COUNCIL PAKISTAN
ex: MPA sindh assembly



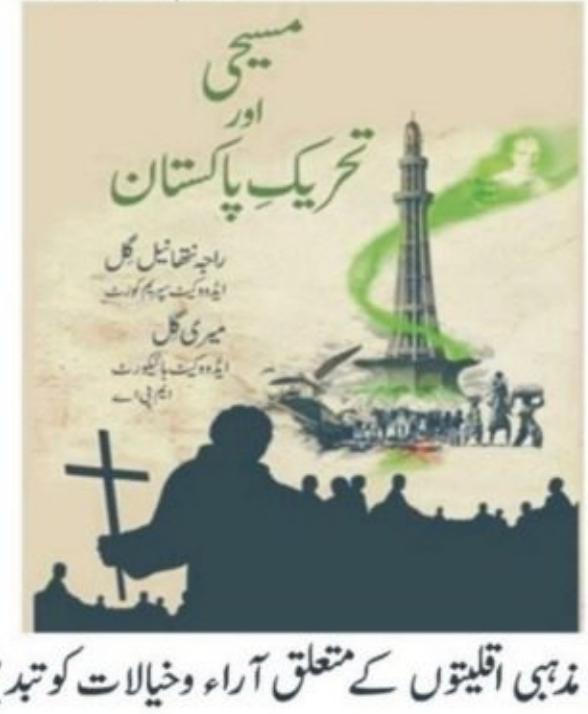
مسیحی اور تحریک پاکستان۔ تاریخی حقائق

مصنف راجہ نتھانیل گل کی بڑے بھائی کو احساس دلانے کی کوشش



کرسچن لائیرز ایسوسی ایشن پاکستان کے سابق صدر راجہ نتھانیل گل ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کی تصنیف کردہ ''مسیحی اور تحریک پاکستان'' تبصرہ کے لئے موصول ہوئی تو مجھے گماں تھا کہ یہ کتاب بھی ایک روایتی مواد کی حامل ہوگی مگر کتاب کے ابتدائی چند صفحات نے میری پہلی رائے کو یکسر مسترد کرتے ہوئے مجھے مزید صفحات کے مطالعہ پر مجبور کردیا۔ کتاب کے سرورق سے کہیں زیادہ وہ تاریخی حقائق ہیں جنہیں مصنف نے نہایت عرق ریزی سے اپنی قلم سے بیان کرنے کی سعی کی ہے جو یقیناً مسیحی قوم کے مستقبل کو تاریک بنانے والے منفی عناصر کی مدلل حوصلہ شکنی ہے۔ ڈیڑھ سو سے زائد صفحات پر مبنی ''مسیحی اور تحریک پاکستان'' میں پاکستان میں بسنے والی اقوام کو تحریک پاکستان سے قیام پاکستان اور تشکیل پاکستان سے تعمیر پاکستان میں بالعموم اقلیتوں اور بالخصوص مسیحیوں کے کردار کی اصل تصویر دکھانے کی جو کوشش کی گئی ہے وہ لائق تحسین بھی ہے اور مسیحی قوم کے لئے باعث فخر بھی۔ کیونکہ بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ پاکستان کی بنیادوں کو مضبوط کرنے میں دیوان بہادر ایس پی سنگھا، مسٹر سی ای گبن، مسٹر فضل الٰہی، جوشوا فضل دین ایڈووکیٹ، چوہدری چندو لعل ایڈووکیٹ، کے ایل رلیارام، بی لعل رلیارام، ایف ای چوہدری، ہیرا لعل حیات، ایفرڈ پرشاد، بینر بروا جیمز، ڈاکٹر جان متھائی، ڈبلیو سی بونر جی، سر ہنری گڈنی، پوتھن جوزف، شام سندر سنگھ البرٹ، سر جوزف بر، بی جی ہارنی، رائے بہادر پانیر سکورن، ڈاکٹر سکاٹ جیسے عظیم راہنماؤں کے ساتھ ساتھ، مسز ایس پی سنگھا، مسز کے ایل رلیارام، ڈاکٹر اینی بسنت، راج کماری امرت کور، مس ٹھاکر داس، ڈاکٹر آرمنی، مس منکت رائے جیسی مدبر اور فہیم مسیحی خواتین نے بھی تعلیم، ادب، عدلیہ، افواج، صحت، قانون، سماجیت وسیاست سمیت ہر شعبہ زندگی میں نمایاں کردار ادا کیا۔

مصنف نے جس طرح ماضی کی 170 سالہ برصغیر پاک وہند تاریخ کو کھنگالنے کے بعد مکمل ذمہ داری سے حقائق سامنے لانے کا کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ مستقبل میں بہت سے حلقوں کی پاکستان میں بسنے



والی مذہبی اقلیتوں کے متعلق آراء وخیالات کو تبدیل کرنے میں معاونت کرے گا۔ اصل میں مسیحی حب الوطنی کی یہ ایماندارانہ تصنیف کو اپنے حصے کا کردار ادا کرنے کی بہترین مثال قرار دیا جاسکتا ہے۔ ''مسیحی اور تحریک پاکستان'' مسیحی ادب میں ہی نہیں قومی ادب میں



ایک گرانقدر اضافہ ہے جو آنے والی نسلوں کے لئے ایک دستاویز کی صورت ہوگی۔ کتاب کی افادیت واہمیت کے اعتبار سے اسے قومی لائبریری سمیت تمام صوبائی اداروں میں پڑھنے کے لئے فراہم کرنے میں سرکاری کردار سامنے آنا چاہیے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے ان منفی قوتوں کو پیغام دینے کی کوشش کی گئی ہے جو سمجھتے ہیں کہ پاکستان صرف مسلمانوں کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ مصنف نے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کی 20 نومبر 1942ء کو مسیحی ارکان اسمبلی سے گفتگو (یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ پاکستان صرف مسلمانوں اور مسیحیوں کی کوششوں اور قربانیوں کا ثمر ہے۔ مسلمان اور مسیحی ہی اس کے حقیقی وارث ہیں اور اس گھر (پاکستان) کی بنیاد میں ان کا خون شامل ہے۔ آپ پاکستان بنانے میں مسلم لیگ کا ساتھ دیں تو قیام پاکستان کے بعد مسلمان، مسیحیوں کے احسان کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔) کو جس انداز میں من وعن پیش کیا ہے وہ عدم برداشت کے خاتمے اور تاریخ سے آشنائی میں مدد ومعاون ہوگا۔ یہ بتایا جانا ضروری تھا کہ مسیحیوں کا نہرو رپورٹ کو مسترد کرنا، مسیحی آبادیوں کا مسلم علاقوں میں شمار کیا جانا، متحدہ پنجاب اسمبلی میں قیام پاکستان کے لئے حمایت میں 91 ووٹوں میں تین مسیحی ارکان اسمبلی کے فیصلہ کن ووٹ کو قائداعظمؒ نے سراہا اور پاکستان کے ابتدائی انتظامی، سیاسی وسرکاری اداروں میں مسیحی شخصیات کا تقرر اس کا ثبوت ہے۔

مصنف کا قلم اس خیال کی توثیق کرتا ہے کہ پاکستان بنانے میں مسلمان (بڑا بھائی) اور مسیحی (چھوٹے بھائی) کا یکساں کردار ہے جسے فراموش کردیا گیا ہے۔ اسی لئے مصنف لکھتے ہیں کہ میں نے بڑے بھائی کو احساس دلانے کی ادنیٰ سی کوشش کی ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی کو گلے لگائے تاکہ اس کے آنسو دھرتی پر گرنے کی بجائے اس کے دامن میں گریں تاکہ بڑے بھائی کے دل میں محبت پیدا ہو۔ مسیحیوں کی وفاداری، حب الوطنی اور ملک کی خاطر قربان ہونے والے کردار کسی بھی پاکستانی شہری سے پوشیدہ نہیں۔ وقت نے ثابت کیا کہ مسیحی قوم ظلم وجبر، استحصال، دباؤ، تکالیف اور بے پناہ مسائل کا شکار ہونے کے باوجود بھی روز اپنی عبادت گاہوں وگھروں میں ذاتی واجتماعی سطح پر پاکستان کی سلامتی، خوشحالی اور ترقی کے لئے دعائیں کرتی ہے۔ میں مصنف کو اس تاریخی کاوش پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان سے مزید ایسی تصانیف وتخلیق کی امید کرتا ہوں۔ ☆☆☆

Happy Easter!



REV,FALK SHER AND FAMILY
FAISALABAD



Happy Easter

Asif Raza and Family
Social activist,Raiwind

Happy Easter!

Sajid Yaqub Sahotra and Family
Pushawar,Khyber Pakhtoon Kha



Chairman: United Christian Movement

HAPPY EASTER!

ROAMA IQBAL,RAFYEL IQBAL,MATTHEW IQBAL



دعائے صحت کی اپیل



معروف کالم نویس ومصنف ع م بدر سرحدی ان دنوں علیل اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔قارئین کرام ودوست احباب سے ان کی صحت یابی کی دعا کیلئے اپیل کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

Happy Easter!



RAMAISH KUMAR

MEMBER SANET OF PAKISTAN



Happy Easter

Pastor Sonia Riasat and Family

AZAD KASHMIR

Happy Easter!

Ramesh Singh Arora



First Pakistani Sikh
Member Of Punjab Assembly

The Rare Beauty of New Life.

HAPPY EASTER

Evangelist Shan Anwar
and family

AWAMI MOHABBAT GROUP OF PUBLICATIONS





